مرضیان تشیع کیلئے گھر کا ڈاکٹر

فلعنۃ ربنا اعداد رمل ٭ علی من سب اصحاب السقیفہ

ولعنۃ ربنا اعداد خلق ٭ علی من قال قرآن الصحیفہ

وَالزِمُوا السَّوَادَ الاعظم فَاِنَّ یدَ اللہ علی الجماعۃ

نہج البلاغۃ مصری ج ۲ ص ۱۱ سطر ۱۲

الحمد للہ علی احسانہ کہ منکرین قرآن اور دشمنانِ صحابہ فرقہ شیعہ سبائیہ کے مایۂ ناز سوالات کا باطل شکن جواب اور انکے دیگر صدہا مسائل عقائد کفریہ وجواب المطاعن پر محتوی رسالہ عجالہ

کشف الغطاء

عما تفوہ بہ بعض ابناء المتعہ

مؤلفہ

(فاتح فتنہ ابن سباء ابن شیر خدا) العبد الاواہ السید غلام حسن شاہ عافاہ مولاہ پرہالوی

بسعی واہتمام

عالیجناب زبدۃ الحکماء حضرت مولانا فاضل محمد شاہ صاحب قبلہ مسند آرائی دربار شریف موضع نیکوکارا تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ پنجاب محلی بالطبع ہوکر مرکز التالیف والاشاعۃ عتبہ عالیہ حنفیہ نقشبندیہ چشتیہ خاتم الاولیاء سید محبوب عالم شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ جد اعلی سادات بنی فاطمہ پرہاروی تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفرگڈھ صوبہ پنجاب سے اشاعت پذیر ہوکر مسرت افزائے اہلسنت ہوا۔

بار اول ایک ہزار ملنے کا پتہ قاضی مولا بخش کتب فروش زیر مسجد ولی محمد خان ملتان شہر قیمت ۲/

(نوبہار پریس ملتان شہر میں باہتمام لالہ سوہن چند ... چھپا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدًا لك اللّٰهُمَّ علىٰ ما علّمتنا طريقة حضورنا في حضورك والصّلوٰة والسّلام علىٰ حبيبك الّذي ادّبنا آداب قيامنا في صلوتك وعلىٰ اٰله واصحابه اجمعين ۞

الٰہی خیر! دور فتنۂ منکر قرآن آیا
رہے ایمان و دین سالم کہ وقت امتحان آیا

ایھا الاخوان چند ایام ہوئے کہ خاکسار کی نظر سے ہزلیات و خرافات و ہفوات سے لبریز ایک رسالہ گذرا وہ رسالہ کیا تھا ایک شیطان کی آنت اور ضحکۂ اطفال تھا جہالت سبائی اور دنایت رفّاض کا آئینہ تھا جسمیں کسی رافضی مجتہد یا جاہل نے مسلمانوں کے موجودہ قرآن پاک سے سو آیت کو الٹا پلٹا کسی کا سر کسی کی ٹانگ عبد اللہ ابن سباء یہودی کی سنت کے مطابق قرآنِ خدا کی تحریف و تبدیل کر کے اپنے خیالِ فاسد کی بنا پر یہ لکھ مارا ہے کہ ان آیتوں سے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ شیطانی اکر یعنے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا یا اللہ تعالیٰ سے تمسخر اور ٹھٹھا کرنا ثابت ہو رہا ہے حاشا وکلا کجا عیسےٰ کجا دجال ناپاک! کجا اللہ کی پاک کتاب اور کجا یہ شیطانی تعلیم اور سبائی اٹنشن مگر افسوس کہ سبائی ایجٹوں اور مراثیوں نے لکھنے والے جاہل کو یہ بھی نہ سمجھا دیا کہ ارے جاہل تو نے کیا لکھ مارا اور موجودہ قرآن سے اندھے وا متمسک ہو گیا حالانکہ اس قرآن سے تو ہمیں دور کا بھی تعلق نہیں بلکہ ہمارے پیشواء تو یہ اعلان کر چکے ہیں کہ اس قرآن سے متمسک ہونیوالا اور دلیل پکڑنیوالا بے عقل اور جاہل ہے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ **لوامع التنزیل** مطبوعہ سٹیم پریس لاہور صفحہ ۲۱ کہ پس آن کامل را گذاشتن و این ناقص را تمسک جستن کار خردمندے نباشد یعنے اُس (غار والے) کامل قرآن کو چھوڑنا اور اس (موجودہ) ناقص قرآن کو دلیل پکڑنا عقلمندوں کا کام نہیں۔ نیز باقی شیعہ اس جاہل کو یہ بھی سمجھا دیتے کہ ہماری کتب میں تو یہ بھی موجود ہے کہ اصلی قرآن غار سُرّ من رأی میں امام مہدی لئے بیٹھا ہے۔ لہذا تو نے اپنے مذہب کے مطابق اسکی انتظار کیوں نہ کی اور مسلمانوں کے اس ناقص قرآن سے ہاتھ چھوڑنے پر کیوں استدلال پکڑنا شروع کر دیا چنانچہ کتاب شیعہ حق الیقین اُردو مطبع لاہور صفحہ ۳۳۸ تا ۳۳۹ سطر ۲۱ پر ہے کہ وہ قرآن (اصلی) ظاہر نہ ہوگا تا کہ میرے اہلبیت سے قائم (یعنی مہدی) ظاہر نہ ہو۔ نیز اُسے سمجھا دیتے کہ یہ قرآن خدا نہیں بلکہ صحیفہ عثمانی ہے جیسے کتاب شیعہ تفسیر لوامع التنزیل زیر آیۃ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ یوں موجود ہے واما صحیفہ عثمانی بنحو یسیت کہ بر ہر کس نقصان و تحریف آں مخفی نماند نیز اُسے سمجھا دیتے کہ ایسا قرآن تو ہم خود بھی بنا سکتے ہیں ملاحظہ ہو کتاب

...مع القرآن کلہ کما نزل الا کذاب وما جمعه وما حفظه کما نزله اللہ الا علی ابن ابی طالب والائمۃ من بعدهم۔ مگر یہ عقیدہ الشیعہ مسلم بات ہے کہ حضرت علی رضی کا جمع شدہ قرآن اب تک غار سُرّ من رأی میں ہے لہذا اسوقت شیعوں کا غیر کتابی ہونا یقینی ہوا۔

شیعہ الانصاف صفحہ ۱۴۶ پر ہے کہ ایسا قرآن تو ہم بھی بنا سکتے ہیں ۱۲۔ نیز اسے سمجھا دیتے کہ ہمارا قرآن تو مسلمانوں کے قرآن سے تگنا ہے اور انکے قرآن کا ہمارے قرآن میں ایک حرف بھی نہیں ملاحظہ ہو کتاب شیعہ اصول کافی صفحہ ۱۴۶ وَاللّٰہِ مَا فِیْہِ مِنْ قُرْاٰنِکُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ یعنے خدا کی قسم ہمارا ایسا قرآن ہے کہ ایک تو تمہارے قرآن سے تگنا ہے اور اُسمیں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں۔ یعنی موجودہ قرآن کے ایک حرف پر بھی شیعہ ایمان نہیں۔ نیز اُسے کہہ دیتے کہ ارے دیوانے تو کیوں موجودہ صحیفہ عثمانی اور ناقص قرآن سے دلیل لگا حالانکہ ہمارا قرآن تو ستر گز کا ہے جیسا کہ کتاب شیعہ اصول کافی مطبوعہ لکھنو صفحہ ۱۴۶ پر ہے قال صحیفۃ سبعون ذراعًا نیز اس بے بصیر جاہل کو بتا دیتے کہ ہمارا قرآن تو اونٹ کی ران برابر موٹا ہے۔ بلکہ تمام شیعہ اصول کافی صفحہ ۱۴۷ پر موجود ہے نیز اسے بتاتے کہ موجودہ قرآن تو وہ ہے کہ جسے لوگوں نے تحریف و تبدیل کردیا ملاحظہ ہو کتاب شیعہ روضہ فروع کافی صفحہ ۲۱ پر ہے وَتَارَدِیْ مَا خَانُوْا اَمَانَتَہُمْ اُئْتُمِنُوْا عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ فَحَرَّفُوْہُ وَبَدَّلُوْہُ اور اُسے سمجھا دیتے کہ ہمارا قرآن تو وہ ہے جسمیں بِوِلَایَۃِ عَلِیٍّ کا لفظ موجود ہے ملاحظہ ہو اصول کافی صفحہ ۲۶۱ اور اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فِیْ عَلِیٍّ کا لفظ موجود ہے جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۲۶۴ پر ہے اور فِیْ وِلَایَۃِ عَلِیٍّ وَّالْاَئِمَّۃِ مِنْ بَعْدِہٖ موجود ہے اصول کافی صفحہ ۲۶۲ اور فِیْ عَلِیٍّ موجود ہے اصول کافی صفحہ ۲۶۴ تو جب وہ بیچارہ سمجھ جاتا کہ ہمارے شیعونکا تو قرآن بھی کوئی اور ہے تو اپنے رسالہ میں قرآنی آیات لکھکر رسوائے عالم نہ ہوتا مگر خیر جبکہ اُسنے رسالہ لکھکر اپنی جہالت کا ثبوت دیدیا تو اب ہمارا فرض ہوگیا کہ دفع فساد کی خاطر پہلے دلائل عقلی اور نقلی اور کتب شیعہ سے بفضل خدا نماز کے طریقہ الٰہی دست بستہ کو ثابت کریں بعدہ اسکے جاہلانہ پراگندہ کا نمونہ پیش کرکے دنیا پر واضح کردیں کہ شیعہ مجتہد ایسے ڈبل جاہل ہوتے ہیں کہ اپنی مذہبی تعلیم سے بھی بے خبر ہوتے ہیں کیونکہ گھر میں تو یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ اس قرآن سے دلیل پکڑنا بے خرد اور جاہلونکا کام ہے اور مع ہذا لگے ہیں اصولی کجا فروعی مسئلہ کو ثابت کرنے اور ابنائے متعہ جہال سے خراج تحسین وصول کرنے اور انکی پیشوائیت کرنے کسی نے کیا خوب کہا ہے

وَلَوْ کَانَ الْغُرَابُ دَلِیْلَ قَوْمٍ   فَیَهْدِیْهِمْ طَرِیْقَ الْهَالِکِیْنَا

یعنے "اگر کسی قوم کا راہنما کوا ہو تو انہیں گڑھائے ہلاکت کی طرف ہی راہنمائی کرے گا"

القصہ ذیل میں دلائل عقلی اور اشارات قرآنی اور کتب شیعہ اور اہل اسلام سے ثبوت اور شبہات رافضیہ سبائیہ یعنے رسالہ سوآیاتی کی حقیقت اور اسکا باطل شکن جواب ملاحظہ فرماکر دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔ فہو ہذا

دست بستہ نماز پڑھنے پر دلائل عقلی؟

نماز عجز اور نیاز کا نام ہے اس میں جلسہ قعدہ قیام رکوع اور سجود وغیرہ جملہ حرکات و سکنات اظہار عجز کے

لئے کئے جاتے ہیں اور منتہی درجہ کا تذلل اور تضرع مقصود ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ترجمہ بیشک نجات اُن مومنوں کے لئے ہے جو اپنی نماز و[ں] [م]یں خشوع خضوع کرتے ہیں۔ دوسری جگہ ہے وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ۔ ترجمہ خدا کی حضور میں ادب آرام سے [کھ]ڑے ہو۔ غرض نماز میں مطلوب بھی یہ ہے کہ بندہ اس شہنشاہ حقیقی کی دربار میں بحالت غایت [ادب] اور خاکساری مؤدبانہ کھڑا ہو تا کہ دریائے رحمت باری جوش میں آکر اس کی سیاہکاریوں کو دھو [دے] [اور] غایت انکساری ہر عقلمند کے نزدیک ہاتھ باندھنے میں ہے چنانچہ مرشد یا استاد یا والد یا اپنے [ح]اکم اور افسر کی طرف جب خطوط لکھے جاتے ہیں تو خاکسارانہ لفظ یہی ہوتا ہے کہ دست بستہ اور مؤدبانہ گذارش یہ ہے نیز عملی طور پر جبکہ ایک مرید اپنے شیخ کے سامنے شاگرد استاذ کے سامنے لڑکا اپنے والد بزرگوار کے سامنے جاتا ہے تو دست بستہ دوزانو ہو کر مؤدبانہ بیٹھ جاتا ہے اور ہر ایک عقلمند کے نزدیک یہی صورت ادب کی ہے ایضاً جبکہ ایک مجرم حاکم وقت کی کچہری میں پیش ہوتا ہے آداب عدالت سے ہے کہ وہ دست بستہ باادب کھڑا ہو خاصکر بادشاہانِ اسلام کی درباروں کا تو ہمیشہ یہی ادب و آداب رہا ہے کہ ارکانِ حکومت ہوں یا باقی رعیت سب کے لئے یہی حکم تھا کہ جب امیر المؤمنین کی دربار میں آئیں تو دست بستہ باادب کھڑے ہوں بلکہ مشاہدہ اور عہد حاضرہ کا معمول بھی اسکی تائید کر رہا ہے کہ کسی سے ایک دھیلہ اور دمڑی کا اگر طمع ہو تو دست بستہ اُسے عرض کی جاتی ہے اور تمام مذاہب خواہ اسلام ہو یا ہندو دھرم عیسائی ہوں یا دیگر مذاہب سب دست بستہ پیش آنیکو خاکساری اور انکساری پر محمول کرتے ہیں لہذا جبکہ مجازی درباروں کا یہ ادب و آداب ہو تو اس شہنشاہِ حقیقی خالق ارض و سما کی دربار معلی میں ہم شیطان کی طرح اکڑ اکڑ کھلے ہاتھوں کیونکر پیش ہوں کیا اس سرکار ایزدی کا رُعب اور خوف ہماری دل میں ایک انسپکٹر پولیس کے برابر بھی نہ ہو کیا یہ اس شہنشاہِ قہار کی دربار ایزدی کی اشد ترین توہین نہیں کہ ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں تو ہم اپنے حواس ظاہری اور باطنی دونوں سے خوف و ادب کا اظہار کریں مگر شہنشاہ حقیقی کی دربار میں شیطان کی طرح اکڑ کر کھڑے ہوں اور پھر رحمت کے امیدوار ہونیکا دعوی بھی ساتھ ایں خیال است و محال است و جنوں خاصکر عبادت کا معنے ہے کہ عبد اپنے معبود کے سامنے اپنے آپکو ظاہراً اور باطناً ذلیل دکھائے کہ جس سے اللہ کی عظمت اور جلال ظاہر ہو کہ جس سے خلق اور خالق میں بیّن امتیاز نظر آئے مگر عبادت کا یہ معنے کھلے ہاتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قطعاً مفقود ہے کیونکہ جیسے نماز کے باہر انکے کھلے ہاتھ تھے اب بھی ویسے ہی ہیں اور باہر سے دیکھنے والا شخص یہ نہیں باور کر سکتا کہ یہ شخص نماز میں ہے یا ویسے کسی کی انتظار میں کھڑا ہے تو جب نماز اور بیرون نماز کے یکساں حالت رہی تو

پھر نماز کیسی اور اگر نماز ہے تو پہلے ہی سے ہر شیعہ اٹنشن رہتا ہے تو ہر وقت وہ نماز میں ہے تو پھر مسجد آنیکی کیا ضرورت بہر حال ماننا پڑیگا کہ کھلے ہاتھ نماز اور عبادت نہیں کہلا سکتی اور جب یہ عبادت خدا نہ ہوئی تو اگر شیطانی ہوئی۔ دربار ایزدی کی ہتک ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے تمسخر کرنا ہوا عبادت الٰہی پر ٹھٹھا مخول ہوا اور ایسا شخص اللہ کے ہاں شیطان کا مرتبہ رکھتا ہے اور جو انعام اُسے مِلا اِسے بھی وہی ملیگا کیونکہ شیطان نے بھی حالت انکساری اور خاکساری اختیار کرنے سے انکار کیا اور آجکل سبائی شیعہ بھی اسی پر کمر بستہ ہے وَاللہ یَعْصِمُنَا مِنْ شَرِّہٖ

اشاراتِ قرآنیہ

پہلی آیت قرآن میں ہے فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ خدا کی نماز ہاتھ باندھکر پڑھ۔ چنانچہ اہل لغت اور عربیت نے بھی نحر کا معنے ہاتھ باندھنے کا تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو۔ لغت کی مستند کتاب قاموس جلد اول صفحہ ۳۳۲ باب الراء فصل النون میں ہے نَحَرَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوۃِ اِنْتَصَبَ وَنَھَدَ صَدْرَہٗ اَوْ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ یعنے نحر الرجل فی الصلوۃ کا معنے یہ ہے کہ کھڑا ہوا شخص اور سیدھا قبلہ کی طرف کیا سینہ کو اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جبکہ لغت سے ثابت ہوگیا کہ نحر کا معنے بحالت نماز دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا ہے تو آیت قرآنی سے بتائید لغت ثابت ہوگیا کہ منشاء ایزدی بھی یہی ہے کہ ہاتھ باندھکر باادب نماز پڑھنی چاہیئے ۱۲ اور لفظ نحر کا معنے وضع الیمین علی الشمال مناسب بھی ہے کیونکہ اول تو سباق فَصَلِّ یعنے نماز پڑھ بھی اسکی تائید کرتا ہے کہ پہلے نماز کا حکم کیا اور اسکے بعد نماز پڑھنے کی حالت بیان کی گئی کہ ہاتھ باندھکر نماز پڑھ اور ذبحکر نحر کا لفظ سورۃ کوثر میں وارد ہوا ہے اور وہ نماز کا حکم لیکر مکہ میں ۹ سال پہلے نازل ہوئی اور حکم قربانی لینا اگرچہ کسی قدر صحیح ہو مگر قربانی کا حکم مدینہ منورہ میں ۹ سال بعد ہوا جیسا کہ سورۃ بقر مدنی میں لفظ والہد اور سورۃ حج مدنی میں لفظ منسکاً اسپر دال ہے لہذا ثابت ہوگیا کہ قرآن بھی دست بستہ باادب نماز پڑھنے کی تعلیم دیتا ہے تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۱۲۷ پر ہے کہ حضرت علیؓ نے بھی نحر کا معنے ہاتھ باندھنے کا کیا ہے ایسا ہی درمنثور معالم التنزیل تنویر المقیاس اور کتب حدیث بخاری ترمذی وغیرہ میں ہے فافہم ولا تکن من الممترین۔

دوسری آیت حضرت موسیٰ جبکہ کوہ طور پر اللہ کے حضور میں پیش ہوئے تو نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور طریق ادب بھی بتایا گیا ارشاد ہوا۔ وَاضْمُمْ اِلَیْکَ جَنَاحَکَ مِنَ الرَّھْبِ ۱۲ ترجمہ اور باندھ طرف اپنی ہاتھ ادب اور نیاز سے۔ جناح کا معنے ہاتھ کا ہے اور اسم جنس ہونیکی وجہ سے دونوں ہاتھوں کو شامل ہے باقی دائیں کو بائیں پر رکھنے کا ثبوت بدیہی ہے کیونکہ جب دائیں بائیں سے افضل ہے تو بہر کیف وہی اوپر رکھا جائیگا کیونکہ حدیث میں ہے ید العلیا خیر من ید السفلی بخاری ج ۱ صفحہ ۱۹۲

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے لیکن دائیں چونکہ بہتر ہے اس لئے وہی لائق ہے کہ اوپر رہے اس آیت سے بھی صراحتہً ثابت ہو گیا کہ نماز دست بستہ باادب پڑھی جائے۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ہاتھ باندھکر نماز پڑھنے کا الٰہی طریقہ عہد محمدی صلعم سے نہیں بلکہ انبیاء سابقہ سے چلا آرہا ہے۔

تیسری آیت

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ترجمہ: کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا کہ انہیں کہا گیا ہے کہ ہاتھ بند کرو اور نماز زکوٰۃ دو۔ اس آیت سے تو صراحتہً ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھ باندھکر نماز پڑھو۔ مگر افسوس کہ منکرین قرآن رافضی لوگ پھر بھی نہ سمجھے اور الٹا بھنڈ اور میراثی اور کنجر اور گُٹانے جو آجکل شیعوں کے بڑے مجتہد ہیں۔ اپنے جیسے جاہلوں کو سبیل الرشاد سے بہکا رہے ہیں۔ سَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

چوتھی آیت

وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ پ ۱۵

سورۂ بنی اسرائیل ترجمہ اپنا ہاتھ گردن سے مت باندھ اور نہ بالکل ہی کھولدے" اس آیت سے تو صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ نہ ہاتھوں کو بالکل گردن کے قریب باندھنا چاہیئے اور نہ بالکل کھولدینے چاہئیں۔ جیسا کہ منکرین قرآن رافضی لوگ نماز سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور شیطان کی طرح اکڑ اکڑ کر متکبر دربار ایزدی میں ہاتھ چھوڑ کر آکھڑے ہوتے ہیں۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔

پانچویں آیت

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ۔ ترجمہ اپنے ماں باپ کے لئے انکساری سے ہاتھ جھکا۔ اور اوپر عرض کیا گیا ہے کہ استاذ ہو یا والدین انکے ساتھ انکساری یہی ہے کہ دست بستہ باادب پیش آنا چاہیئے تو جب مجازی مربیوں سے دست بستہ پیش آنہیں ادب ہے تو پھر مربی حقیقی کی دربار میں کیوں نہ دست بستہ باادب و نیاز پیش آئیں۔ اور شیطانی اکڑ کو شیطان کے گلے کا ہار کیوں نہ سمجھ کر انکے زیب تن کر دیں۔

کتب اہلسنت سے دست بستہ نماز پڑھنیکا ثبوت

(۱) ترمذی شریف مجتبائی صـ ۳۴ باب مَا جَاءَ فِیْ وَضْعِ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلٰوةِ عَنْ قُبَیْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ الشِّمَالَ بِیَمِیْنِهٖ یعنی قبیصہ ابن هلب اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اُسنے کہا کہ حضور پر نور صلعم ہماری امامت کرتے پس پکڑتے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے۔ (۲) نیز صحیح مسلم شریف مطبع اصح المطابع دہلی صـ ۱۷۳ پر ہے ثم وضع الیمنے علی الیسرے یعنی حضور صلعم نے پھر نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا نیز ابو داؤد شریف نسخہ ابن الاعرابی

جلد ا صلے ا پر ہے عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ حدیث دیگر عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَخْذُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ ترجمہ ابی جحیفہ سے مروی ہے کہ سنت یوں ہے کہ نماز زیر ناف ہاتھ باندھکر پڑھی جائے اور اسی طرح باقی کتب احادیث اور فقہ میں موجود ہے کہ نماز باادب ہاتھ باندھکر پڑھی جائے اور خاص کر کتب اہل اسلام سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ حضرت علیؓ کے نزدیک بھی سنت رسول یہی ہے کہ ہاتھ باندھکر باادب نماز پڑھی جائے۔ مزید براں سنن نسائی صلہ عَلْقَمَۃَ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا کَانَ قَائِمًا فِی الصَّلٰوۃِ قَبَضَ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ علقمہ ابن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑ رکھتے اور صحیح بخاری شریف جلد اول مطبع ہاشمی میرٹھ صنا سطر ۲۱ پر موجود ہے عَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ یَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی یعنے سہل ابن سعد نے کہا کہ (عہد نبوی میں) لوگوں کو امر کیا جاتا کہ ہر شخص نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے۔ یعنی ہاتھ باندھکر باادب نماز پڑھے۔ ۱۲

ایک وہم کا ازالہ

بعض جاہل شیعہ کہہ دیتے ہیں کہ امام مالکؒ اِرْسَالُ الْیَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ کھلے ہاتھ نماز پڑھنے کا قائل ہے چنانچہ بعض کتب فقہ میں بھی ارسال الیدین فی الصلوۃ کو امام مالکؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ نسبت غلط مشہور ہے چنانچہ جہاں کہیں ضعیف روایت یا قول میں یہ نسبت آیگی وہاں یہ بھی ملیگا کہ یہ نسبت غلط مشہور ہے اور حقیقۃً یہ مذہب امامؒ مالک کا نہیں۔ بلکہ بعض معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ارسال الیدین فی الصلوۃ کا قائل اصل میں مالک ابن عطیہ شیعی ہے اور عدم تدبر کی بنا پر بعض لوگوں نے شرکت اسمی سے مغالطہ کھا کر امام مالک کی طرف منسوب کر دیا اور سب سے بڑھکر دلیل اس بات پر کہ ارسال الیدین فی الصلوۃ امام مالک کا مذہب نہیں یہ ہے کہ امام مالک کی مشہور تالیف موطا امام مالک میں ارسال الیدین کا نام تک بھی کہیں نہیں ملتا بلکہ اسکے برعکس نماز ہاتھ باندھکر پڑھنے کی دو مرفوع حدیثیں موجود ہیں بلکہ اسی مسئلہ پر امام مالکؒ نے مستقل باب بھی منعقد کیا ہے ملاحظہ ہو موطا امام مالک مطبع فاروقی ص۵۵ سطر ۱۰ وضع الیدین احدیھما علی الاخرٰی فی الصلوۃ۔ مالک عن عبد الکریم ابن المخارق البصری انہ قال ..... من کلام النبوۃ وضع الیدین احدیھما علی الاخرٰی فی الصلوۃ یضع الیمنٰی علی الیسرٰی یعنے یہ فرمان پیغمبر علیہ السلام ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جائے۔ دوسری حدیث ملاحظہ ہو مالکؒ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ ابْنِ

دِیْنَارٍ عَنْ سَہْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیؓ قَدْ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ یعنے (عہد نبوی میں) لوگ حکم کئے جاتے کہ شخص نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے۔ تو بہرحال ثابت ہوگیا کہ امام مالک کی طرف یہ نسبت غلط مشہور ہے۔ بعض جاہل کہہ دیتے ہیں کہ عرب میں بعض مالکیوں کو ہاتھ کھلے نماز پڑھتا دیکھا گیا ہے تو جواب یہ ہے کہ اول تو وہ مالکی نہ ہونگے بلکہ تقیہ باز شیعہ ہونگے اور اگر مالکی ہوں تو بھی انکا فعل امام مالک کا مذہب نہیں کہلا سکتا بلکہ وہ اپنے اصلی مذہب سے عدم واقفیت اور غلط مشہور کی بنا پر اس کے مرتکب ہوتے ہیں جیسے کہ ملتان کے حنفی کہلانیوالے لوگوں کا ارتکاب تعزیہ داری امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں کہلا سکتا اسی طرح انکا فعل بھی بشرط وجود امام مالک کا مذہب نہیں کہلا سکتا۔ فتفکروا ولا تکن من الممترین ۱۲۔

دست بستہ نماز کا ثبوت کتب شیعہ سے

اصل میں شیعوں کو نماز کی ضرورت ہی کیا ہے کہ اُسے کھلے ہاتھ پڑھنے پر مر رہے ہیں جبکہ انکے گھر میں مثلاً تفسیر شیعہ منہج الصادقین شروع پارہ ۵ میں موجود ہے کہ ایک بار متعہ (یعنی زنا) کرنے سے امام حسین کا درجہ مل جاتا ہے اور دوبارہ متعہ کرنیسے امام حسن کا درجہ مل جاتا ہے اور تین دفعہ متعہ کرنے سے جناب علیؓ کا درجہ مل جاتا ہے اور چار بار متعہ کرنے سے رسول اللہ صلعم کا درجہ مل جاتا ہے ۱۲ یعنے ہم خرما و ہم ثواب کریں متعہ اور بنیں امام حسینؓ اور امام حسنؓ اور علیؓ اور رسول اللہ صلعم تو جب متعہ کرنے سے ہر ایک شیعہ مذکورہ حضرات کا درجہ پا سکتا ہے جو باتفاق شیعہ اور اہل اسلام اہل جنت سے ہیں تو پھر ماتھا رگڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے بلکہ پکڑا کسی پاکدامن عورت کو تو مزے بھی اڑائے منہ کالا بھی کیا اور عیاذاً باللہ حسب روایت مذکورہ درجۂ پیغمبری بھی حاصل کر لیا بڑی زبردست جہالت ہے شیعوں کی کہ جنتی کجا پیغمبر اور حضرت علیؓ اور امام حسینؓ اور حسنؓ ہونیکے لئے گھر میں ایسے سہل نسخہ بے حیائی کے ہوتے ہوئے پھر نمازیں یاد کرتے ہیں۔ اور اگر نماز کی ضرورت بھی ہے تو شیعہ کی نماز دو قسم ہے بلاتقیہ اور بالتقیہ چنانچہ بالتقیہ نماز بلاتقیہ سے بدرجہا افضل ہے کیونکہ اس صورت میں ایک تو تقیہ کا ثواب مل جائیگا کہ جسمیں نو حصے دین کے موجود ہیں ملاحظہ ہو صافی شرح اصول کافی جزو چہارم صـ۱ باب التقیہ پر ہے۔ اِنَّ تِسْعَۃَ اَعْشَارِ الدِّیْنِ فِی التَّقِیَّۃِ اور اسی روایت میں ہے کہ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا تَقِیَّۃَ لَہٗ وَالتَّقِیَّۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ یعنے وہ بے دین ہے جو تقیہ نہیں کرتا اور تقیہ ہر بات میں ہے نیز صافی جزو چہارم صـ۱۴ پر ہے کہ التقیۃ من دین اللہ یعنے تقیہ اللہ کے دین سے ہے نیز صافی جزو چہارم صـ۱۸ باب التقیہ پر ہے التقیۃ من دینی و دین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ امام جعفرؓ نے فرمایا کہ تقیہ (یعنے جھوٹ) میرے اور میرے باپ دادا کے دین سے ہے اسکا ایمان نہیں جو تقیہ نہیں کرتا۔ نیز کتاب شیعہ من لا یحضرہ الفقیہ باب صوم یوم شک صـ۴۴

س۔ جزو چہارم صـ۱۳

دوم پر ہے قَالَ صَادِق علیہ السلام لو قلت ان تارک التقیۃ کتارک الصلوٰۃ لکنت صادقاً۔
ترجمہ امام جعفر صادقؒ نے کہا کہ اگر میں کہدوں کہ چھوڑنے والا تقیہ کا مثل چھوڑنیوالے نماز کے ہے تو اسمیں میں ضرور سچا ہونگا۔ ایضاً صافی جزو چہارم صہ۱۸ پر ہے عن ابی جعفرٍ قَالَ اَلتَّقِیَّۃُ فِیْ کُلِّ ضَرُوْرَۃٍ وَصَاحِبُهَا اَعْلَمُ بِهَا حِیْنَ تَنْزِلُ بِهٖ ترجمہ امام جعفرؒ نے فرمایا تقیہ ہر بات میں ہے اور تقیہ کرنیوالا اُسے خوب جانتا ہے۔ ایضاً صافی جزو چہارم صہ۱۹ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یَقُوْلُ اَیُّمَا شَیْئٍ اَقَرُّ لِعَیْنِیْ مِنَ التَّقِیَّۃِ اِنَّ التَّقِیَّۃَ جُنَّۃُ الْمُؤْمِنِ امام جعفرؒ نے فرمایا کہ کونسی چیز تقیہ سے میری آنکھوں کے لئے زیادہ ٹھنڈک ہے سچ ہے کہ تقیہ ڈھال ہے مومن یعنی شیعہ کی اور دوسرا نماز کا ثواب بھی ملجائیگا جو نور علی نور ہے خاصکر تقیہ کی نماز میں حضرت علیؑ کی اتباع بھی مکمل ہو جائیگی کیونکہ بقول شیعہ وہ بھی ہمیشہ حضرت ابوبکرؓ اور فاروق اعظم عمرؓ کے پیچھے تقیہ کی نماز پڑھتے رہے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ حق الیقین اردو صہ۲۴۲ اور جلاء العیون صہ۱۸۱ جو بہر حال ہاتھ باندھکر ہی ہوگی ورنہ تقیہ کا مطلب کیا تھا۔ نیز نماز بالتقیہ یعنی ہاتھ باندھکر نماز پڑھنے کی زبردست فضیلت ایک اور روایت شیعہ سے بھی معلوم ہوتی ہے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ مَنْ لَا یحضرہ الفقیہ باب الجماعۃ وفضلہا صہ۱۲۷ مطبع جعفریہ لکھنو پر ہے کہ مَنْ صَلّٰی مَعَهُمْ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ کَانَ کَمَنْ صَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ یعنے جس شیعہ نے تقیۃً اہلسنت کے ساتھ صف اول میں (ہاتھ باندھکر) نماز پڑھی تو وہ ایسا ہے گویا اس نے رسول اللہؐ کیساتھ صف اول میں نماز پڑھی۔ تو پھر شیعہ لوگ نماز بالتقیہ افضل کو چھوڑ کر مفضول کے ثابت کرنیکے پر کیوں زور دیتے ہیں خاصکر جبکہ انہیں اپنا اصلی مذہب چھپانا بھی واجب ہے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ صافی شرح اصول کافی جزو چہارم صہ۱۴ باب التقیہ پر ہے عن ابی عبد اللہؑ اتقوا علٰی دِیْنِکُمْ اُحْجُبُوْہُ بِالتَّقِیَّۃِ یعنے امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا اپنے مذہب (شیعہ) پر خوف کھاؤ اور اُسے تقیہ اور جھوٹ سے چھپاؤ اور اگر شیعہ بلا تقیہ بندھے ہاتھ نماز کا ثبوت چاہیں تو وہ بھی انکی کتب سے ثابت ہے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ فروع کافی جلد ۱ صہ۱۹۸ عَنْ زُرَارَۃَ قَالَ اِذَا قَامَتِ الْمَرْئَۃُ فِی الصَّلٰوۃِ جَمَعَتْ بَیْنَ قَدَمَیْهَا وَلَا تُفَرِّجُ بَیْنَهُمَا وَتَضُمُّ یَدَیْهَا اِلٰی صَدْرِهَا لِمَکَانِ ثَدْیَیْهَا ترجمہ زرارہ سے روایت ہے کہا کہ جب عورت نماز میں کھڑی ہو تو اپنے دو پاؤں ایسے ملا کر رکھے کہ انمیں فاصلہ نہ ہو اور دونو ہاتھ سینہ پر پستانوں کی جگہ باندھ لے بعینہ یہی روایت علل الشرائع صہ۱۳۵ اور تہذیب الاحکام جلد ۲ صہ۱۶۱ پر بھی موجود ہے تو جب عورت کے لئے نماز میں ہاتھ باندھنا ثابت ہو گیا تو مرد کیونکر باہر رہیگا۔ ایضاً ملاحظہ ہو کتاب شیعہ مجمع المعارف برحاشیہ حلیۃ المتقین صہ۱۹۳ پر ہے کہ منقول از ابی عبد اللہ است کہ در نماز دست بستن بہتر است و نماز تراویح بست رکعات است یعنے امام جعفر نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ باندھنا بہتر ہے اور نماز تراویح بیس رکعات ہے ۱۲

شیعہ کی مایۂ ناز دلیل کا جواب

شیعہ کہتے ہیں جبکہ ہم کھلے ہاتھ پیدا ہوئے تو نماز بھی ویسے ہی پڑھنی چاہیئے۔ (جواب) اول تو یہ کہنا ہی غلط ہے بلکہ عورتوں کی شہادت سے ثابت ہو چکا ہے کہ بچہ جب پیٹ سے باہر آتا ہے تو اسپر باریک سی جھلی ہوتی ہے کہ جس سے اسکے دونو ہاتھ بندھے ہوئے ہوتے ہیں اور اگر تسلیم بھی کرلیں کہ بچہ ہاتھ کھلے باہر آتا ہے تو حالت نماز اسپر کیونکر قیاس ہوسکتی ہے جو بوقت بلوغت فرض ہوتی ہے اور اگر شیعوں کو بحالت تکلیف اور بلوغت بھی اُسی فطری اور پیدائشی حالت کے تابع ہونیکا شوق ہے تو پھر چند اور باتیں بھی ہیں مثلاً بچہ جب پیٹ سے باہر آتا ہے تو غیر ملبوس اور ننگا ہوتا ہے لہذا شیعہ مردوں اور عورتوں کو بھی باہر اندر ننگا پھرنا چاہیئے نیز وہ تو ختنہ شدہ بھی نہیں ہوتا۔ لہذا شیعوں کو بھی بلا ختنہ رہنا چاہیئے نیز جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو سر کے بل باہر آتا ہے تو شیعوں کو بھی پیدائش کے موافق سر کے بل چلنا چاہیئے نیز وہ پلتا ہی ماں کے دودھ پر ہے تو شیعوں کو بھی جوانوں سے لے کر بوڑھوں تک ماں کا دودھ پینا چاہیئے وہ سوتا بھی اکثر ماں یا ہمشیر کے ساتھ ہے تو شیعہ بھی جوان ہوں یا بوڑھے وہ بھی ایسا کیا کریں اسکا ٹٹی خانہ بھی بچھونے اور بستر سے پر ہوتا ہے تو شیعہ بھی پیدائشی حالت کے مطابق چھوٹے ہوں یا بڑے آئندہ بستر پر پیشاب اور ٹٹی کیا کریں۔ اور اگر اتنی باتوں پر عمل نہیں تو پھر ہاتھ چھوڑنے پر عمل نہ بھی ہو تو کونسا جرم ہے۔

ایک مغالطہ شیعہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی پیدائشی فطری حالت کے خلاف حکم اور امر نہیں کرتا۔ جواب میں کہتا ہے کہ شیعوں کا یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ پہلے حالت پیدائش میں ہم پر کوئی چیز فرض نہ تھی لیکن بحالت بلوغت نماز روزہ زکوۃ وغیرہا فرض ہوگئے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی پیدائشی حالت کے خلاف امر کرتا ہے۔ لاکما زعمت ابناء الدھر

سبائی مشن کی ڈبل جہالت اور قران دشمنی

ادھر جبکہ یہ مانا جاتا ہے کہ اصلی قرآن حضرت علیؑ کا جمع کیا ہوا خود حضرت علیؑ نے چھپا دیا اور فرمادیا کہ یہ قرآن امام مہدی کے آنے سے پہلے ہرگز ظاہر نہ ہوگا ملاحظہ ہو حق الیقین اردو مطبع لاہور صفحہ ۲۳ اور فرمادیا کہ اس دن کے بعد تم اس (یعنی اصل) قرآن کو کبھی نہ دیکھو گے ملاحظہ ہو اصول کافی صفحہ ۶۷ اور خود بعد کے شیعوں نے بھی موجودہ قرآن کو صحیفہ امیر عثمان محرف مبدل کہکر رد کر دیا اور کہدیا کہ ایسا قرآن ہم خود بنا سکتے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ موجودہ قرآن فقط اصحاب ثلثہ اور انکے متبعین کا ہے اور شیعوں کا اس سے کوئی تعلق بھی نہیں تو جب عند الشیعہ یہ تسلیم کر لیا گیا کہ موجودہ قرآن کتاب عثمانی ہے اور انہوں نے ہی اسے دنیا میں پھیلایا تو پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ یہ

ور برخلاف صورت نماز صدیقی فاروقی عثمانی مرتضائی باادب دست بستہ کے الٹا اپنے منکروں اور دشمنوں کی صورت نماز یا ٹلنشن یا اکڑ شیطانی کو ثابت کرنے لگے یا کہیں اشارہ بھی کرے این خیال است و محال است وجنون خاصکر شیعی مستدل کی پیش کردہ آیتوں سے آجتک کسی مفسر رافضی نے بھی کسی ایک آیت سے کھلے ہاتھ نماز پڑھنے پر استدلال قائم نہیں کیا اور اگر دعوے صداقت ہے تو ان ماخذات کوفی اور عمدۃ البیان مؤلفہ عمار علی اور تفسیر حسن عسکری وغیرہ سے دکھا دیں کہ انہوں نے بھی کھلے ہاتھ نماز پڑھنے پر انہیں پیش کردہ ستوآیت سے استدلال قائم کیا ہو وا لا فادھبو یوم التناد ۱۲

نمونہ آیات اور انپر جائز تنقید

آیات	تنقید
۱ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ترجمہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر واسطے عبادت کے	۱ اس آیت میں مطلق عبادت کا ذکر ہے نماز کا صراحتہً نام تک بھی موجود نہیں چہ جائیکہ کھلے ہاتھ ۱۲
۲ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ. ترجمہ گرگئے انکے اعمال دنیا اور آخرۃ میں اور یہ لوگ نقصان اٹھانیوالے ہیں۔	۲ منصف آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اس آیت میں ہاتھ چھوڑنا تو کجا نماز کا بھی ذکر نہیں ۱۲
۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ترجمہ ویل ہے ان نمازیوں کے لئے جو نمازوں سے سستی کرتے ہیں۔ یعنی وقت پر نہیں پڑھتے دیر کر دیتے ہیں۔	۳ اس آیت میں اللہ نے فقط تاخیر سے نماز پڑھنے والوں کو تنبیہ کی ہے باقی ہاتھ چھوڑنے وغیرہ کا تو نام تک بھی نہیں ملتا۔
۴ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ترجمہ ہر تر و خشک قرآن میں موجود ہے ۱۲	۴ اس آیت میں تو نماز کا ذکر بھی موجود نہیں ہاتھ چھوڑنا تو بعد کی بات ہے اور اگر اسکے عموم سے فائدہ اٹھائیں تو دونو احتمال موجود ہیں اذا تعارضا تساقطا۔
۵ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۱۲	۵ اس آیت کا تو نماز سے بھی تعلق نہیں کجا جاہل مستدل کا دعویٰ
۶ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ترجمہ یقینا چھوٹ گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں انکساری کرتے ہیں۔ ۱۲	۶ اس آیت میں تو الٹا ہمارے دعویٰ کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اسمیں بالانکسار نماز پڑھنے کی تعلیم ہے اور انکساری تمام دنیا کے نزدیک دست بستہ میں ہے نہ کھلے ہاتھ ہونے میں۔
۷ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ ترجمہ پابندی کرو نماز پر اور نماز درمیانی یعنی عصر پر۔	۷ اسمیں تو فقط پابندی نماز کا ذکر ہے خاصکر نماز عصر کا نہ کچھ اور

سـ۸ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۱۲ ترجمہ بلکہ اللہ کے دونو قدرت کے ہاتھ فراخ ہیں خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے ۱۲	ہـ۸ اس آیت میں نماز کا نام تک بھی نہیں اور نہ اللہ پر نماز ہی کہ اسمیں اسکے ہاتھ کھلے رہتے ہوں بلکہ اسکا مطلب تو یہ ہے کہ اللہ کا رزق فراخ ہی جیسے چاہے خرچ کرے اسکے دستہائے سخاوت اپنی مخلوق کیلئے ہر وقت کھلے رہتے ہیں لہذا اس آیت کا تعلق سخاوت سے ہے نہ نماز سے اور اگر رافضیونکے نزدیک اللہ پر بھی کسی دوسری نماز فرض ہو کہ جسمیں اسکے ہاتھ کھلے رہتے ہوں تو ایسی خرافات رافضیوں کو مبارک ہونگی اللہ اس سے پاک اور بری ہے ۱۲
سـ۹ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ۱۲	ہـ۹ اس آیت میں بھی نماز کا ذکر نہیں یہ فقط رافضی کی خبط ہے
سـ۱۰ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ..	ہـ۱۰ اسکا بھی دعوی سے کوئی تعلق نہیں اور اوپر گذر آئی ہے
سـ۱۱ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ سـ۱۲ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ سـ۱۳ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ سـ۱۴ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۱۲	ہـ۱۱ ہـ۱۲ ہـ۱۳ ہـ۱۴ ان تمام آیتوں کو دعوی سے کوئی تعلق نہیں اگر کسی رافضی کو دعوی ہے تو میدان میں نکل آئے اور قدرت کا تماشا دیکھے؟
سـ۱۵ كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ سـ۱۶ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ بِالْقِسْطِ۔	ہـ۱۵ ہـ۱۶ دونو آیتوں کو نماز سے بھی تعلق نہیں چہ جائیکہ ہاتھ چھوڑنا؟-
سـ۱۷ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنے پابندی کرو نماز کی یعنی اسے وقت پر پڑھو اور اسکا رکوع سجود وغیرہ ٹھیک کرو-۱۲	ہـ۱۷ بعض جاہل شیعہ اقامت الصلوٰۃ کا معنے کھلے ہاتھ نماز پڑھنی کا کر دیتے ہیں لہذا انکی نمایاں جہالت دکھانے کیلئے انکی تفسیر پیش کی جاتی ہے ملاحظہ ہو تفسیر حسن عسکری برحاشیہ قمی صـ۲۴ پر ہے کہ اقامت کا مقصد یہ ہے کہ رکوع اور سجود کو تمام کیا جائے وقت کی پابندی کی جائے وغیرہ وغیرہ نہ یہ کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھی جائے. کما تفوہ بعض ابنائے المتعۃ ۱۲
سـ۱۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ	ہـ۱۸ اس آیت کو بھی دعوی سے کوئی تعلق نہیں-
سـ۱۹ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ	ہـ۱۹ اس آیت کو بھی دعوی سے کوئی تعلق نہیں-
سـ۲۰ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ	ہـ۲۰ 〃 〃 〃 〃 〃
سـ۲۱ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ	ہـ۲۱ 〃 〃 〃 〃 〃

نمبر ۲۲ قُلِ اللّٰہَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّہٗ دِیۡنِیۡ۔	نمبر ۲۲ اس آیت کو بھی دعویٰ سے کوئی تعلق نہیں
نمبر ۲۳ وَاِنَّ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ لَاِبۡرٰہِیۡمَ	نمبر ۲۳ " " " " "
نمبر ۲۴ وَامۡرَاَتُہٗ قَآئِمَۃٌ نمبر ۲۵ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ نمبر ۲۶ وَاَدۡخَلۡنٰہُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا اِنَّہُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ نمبر ۲۷ لَا تَقُمۡ فِیۡہِ اَبَدًا نمبر ۲۸ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ نمبر ۲۹ وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ۔	نمبر ۲۴ نمبر ۲۵ نمبر ۲۶ نمبر ۲۷ نمبر ۲۸ نمبر ۲۹ ان جمیع آیات میں نماز کا نام تک بھی نہیں مگر خدا معلوم رافضی نے ہاتھ چھوڑنا کہاں سے نکال لیا۔
نمبر ۳۰ وَاِذَا كُنۡتَ فِیۡہِمۡ فَاَقَمۡتَ لَہُمُ الصَّلٰوۃَ۔ مدارک صفحہ ۱۹۲ پ ۵ ای اردت ان تقیم الصلوۃ بہم (فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَۃٌ مِّنۡہُمۡ مَّعَكَ وَلۡیَاۡخُذُوۡۤا اَسۡلِحَتَہُمۡ تف) مدارک زیر آیۃ ہذا صفحہ ۱۹۲ پ ۵ آگے اَلَّذِیۡنَ تُجَاہَ الۡعَدُوِّ وَاِنۡ كَانَ الۡمُرَادُ بِہٖ الۡمُصَلِّیۡنَ فَہُمۡ یَاۡخُذُوۡنَ مِنَ السِّلَاحِ مَا لَا یَشۡغَلُہُمۡ عَنِ الصَّلٰوۃِ كالسیف والخنجر ونحوہما یعنی لشکر کا وہ دستہ ہتھیار لے جو دشمن کے منہ مقابل میں ہے اور اگر امام کے پیچھے والے نمازی بھی مراد ہوں تو وہ بھی ایسے ہتھیار لے لیں جو انہیں نماز سے نہ رکاوٹ ڈالیں۔	نمبر ۳۰ تو بہر صورت اس آیت کا مطلب یہ ہے نماز کا ارادہ کرے تو ہتھیار لے لیکر یا تو سامنے اپنی حفا میں رکھے یا ایسے ضروری ہتھیار مثلاً تلوار اور خنجر جو نماز میں رکاوٹ نہ ڈالیں بدن پر لگا کر نماز پڑھے بہر حال اُن سے غافل نہ ہو تاکہ لَوۡ تَغۡفُلُوۡنَ عَنۡ اَسۡلِحَتِكُمۡ کا مصداق نہ بنے باقی رہا شیعہ مستدل کا ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا تو یہ انکی ہچی ہچی نے غلط الہام کیا ہے ورنہ اللہ کا قرآن تو اس مطلب سے پاک ہے بلکہ اسکے کسی لفظ سے اشارہ تک بھی نہیں ملتا اور نہ اہل اسلام کی کسی معتبر کتاب میں ہی کہ جنگ کے موقعہ پر لشکر اسلام نے ہتھیار ہاتھ میں پکڑ کر کھلے ہاتھ نماز پڑھی ہو فمن ادّعٰی بہ فعلیہ البیان ۱۲
نمبر ۳۱ لَا تُلۡقُوۡا اَیۡدِیۡكُمۡ اِلَی التَّہۡلُكَۃِ۔ ترجمہ اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ گرادو۔	نمبر ۳۱ اول تو اس آیت کو نماز سے تعلق بھی نہیں اور اگر خواہ مخواہ دیا ہی جائے تو اسمیں الٹا ہماری تائید اور ذریت ابن سبا شیعہ کی تردید نکلتی ہی کہ دربار کبریا میں جب آؤ تو منکرین قرآن کی طرح اپنے ہاتھوں کو اسفل السافلین درک اسفل کی طرف بالکل گرا نہ دو بلکہ باادب دست بستہ ہو کر پیش ہو

بہر کیف اگرچہ جواب کی ضرورت نہ تھی مگر خیر بفضلِ کردگار جواب شافی وافی ہو چکا اور ان مسطورہ تیس ۳۰ آیات کے جواب سے شیعہ کی پیش کردہ سو آیت کی حقیقت بھی کھل گئی خاصکر جن تیس ۳۰ آیتوں کا جواب لکھا گیا انپر جاہل شیعوں کو فخر بھی تھا اگرچہ احمقانہ ہی فخر تھا مگر باقی آیات سے تو فقط شکل کو پر کیا گیا ہے لہذا انکو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ختم الکلام

تمثال تعزیہ

...ں لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر علمائے اسلام تعزیہ کے اغراض و مقاصد کو سمجھ چکے ہیں چنانچہ وہ یہ ہیں ۱ کہ ...ارحق اہلسنت والجماعت کو جو صحیح تصویر اسلام پیش کرتا ہے مٹا کر دشمنان صحابہ پیدا کیئے جائیں اور اس حقیقت ...ہ خود بھی وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں چنانچہ رسالہ جواز تعزیہ کے صـ۲ پر تعزیہ کی یہی غرض بیان کی گئی ہے ...مرتعزیہ بازاروں کو آباد اور مساجد خداوندی کو ویران کرنا۔ سوم حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کی ...کی تبلیغ اور اشاعت کرنا چہارم اہل اسلام اور ہندوؤں میں باہمی فساد برپا کر کے پبلک اور حکام ...رفتار کرنا وغیرہ وغیرہ نیز مسلمانوں کو آوارا اور بے کار کرنا مذہب حق اور قرآن سے دور کر کـ ...ت ولغویات میں مبتلا کرنا یہ تو کھلے ہوئے امور ہیں باقی اندرونی فواحشات کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کہ جنکے بیان سے حیاء و شرم مانع ہے تو جب تعزیہ کی بنا ہی فساد پر ہے تو اسکے حرام ہونے میں کیا شک و ریب ہے بعض بے وقوف کہہ دیتے ہیں کہ تعزیہ یادگار حسینؓ ہے تو جواب یہ ہے کہ تعزیہ جبکہ مذکورہ بالا فواحشات کا مجموعہ ہے تو اسے یادگار کہنا امام حسینؓ کی سخت توہین ہے بلکہ اہل اسلام کے نزدیک تو حضرت حسینؓ کی یادگار اگر سمجھئے تو ہندوستان کا مسافر دین اسلام ہے کلمہ طیبہ ہے حج ہے زکوٰۃ ہے روزہ اور نماز ہے اور آپ کی یادگار ہندوستان کا مسافر قرآن ہے کہ جسکو شیعہ بذریعہ تعزیہ مٹانا چاہتے ہیں اور اللہ کی مساجد ہیں جو ایام محرم میں نوحہ خواں اور نالاں ہوتی ہیں اور بازار ہیں جو شیطان کی جگہ ہے ان دنوں کھچا کھچ بھری ہوئی ہوتی ہیں لہذا تعزیہ کو یادگار حسین کہنا ایک کھلی ہوئی حماقت ہے تو بس اول تو تعزیہ اس لئے حرام ہے کہ مجموعہ فواحشات ہے۔ دوسرا اس لئے حرام ہے کہ یہ رسم اس فرقہ رافضیہ کی ہے جو ہمارے نزدیک اسلام سے بھی خارج ہے جیسا کہ استاذ العرب ...شیخ الاسلام حجۃ الاسلام آیات من آیات اللہ حضرت سید انور شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ دیوبندی نے اپنی کتاب

منہ فتوی پیغمبر علیہ السلام) صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صـ۳ سطر ۱۳ عن انس ان اللہ اختارنی واختار لی اصحاباً و اصہاراً و سیأتی قوم یسبونہم وینتقصونہم فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ترجمہ حضرت انس فرماتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے لئے اصحاب و اصہار منتخب فرمائے اور قریب ہے کہ ایک قوم آئیگی جو انہیں گالیاں دیگی اور انکی شان گھٹائیگی لہذا تم انکے ساتھ مت بیٹھنا مت پینا مت کھانا مت رشتہ نکاح کرنا۔ اسی صفحہ کی دوسری حدیث ملاحظہ ہو قال علی ابن ابیطالب قال رسول اللہ صلعم یظہر فی امتی فی آخر الزمان قوم یسمون الرافضہ یرفضون الاسلام حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ میری اُمت میں آخر زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جسکا نام رافضی ہوگا اور انہوں نے اسلام چھوڑ دیا ہوگا۔ اسی صفحہ کی تیسری حدیث ملاحظہ ہو عن ابن عباس مرفوعاً یکون فی آخر الزمان قوم یسمون الرافضہ یرفضون الاسلام فاقتلوھم فانہم مشرکون حضرت ابن عباس فرماتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جسکا نام رافضی ہوگا اُسنے دین اسلام چھوڑ دیا ہوگا پس تم انہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک لوگ ہیں۔ اور علماء اسلام کو اس فرقہ کے ابطال کیلئے یوں تنبیہ فرمائی قال رسول اللہ صلعم اذا ظہرت الفتن وسب اصحابی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً۔ فافہم فانہ یفید لک فی المباحث ۱۲

بـ الفتاح الاسلامی البعلاث علی ما بعثنی النبی صلعم ان لا تتخذ قبراً (۱۲) ...مسند ۱۲

عرفنشدی مطبع قاسمی دیوبند صفحہ ۲۴۲ پر فرمایا ہے کہ دالمختار تکفیرھم یعنی معتبر یہی بات ہے کہ شیعہ کافر ہیں اور اعلیحضرت
مولٰنا احمد رضا خانصاحبؒ بریلی نے اپنے رسالہ ردالرفضہ میں فرقہ شیعہ کو ہر حیثیت سے کافر گردانا ہے اور
پیر پیران شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ ۲۰۵ پر شیعوں کے تمام فرقوں کو
قرار دیا ہے۔ اگر کوئی شیعہ اہلسنت کے دھوکہ کیلئے کہے کہ غنیہ پیر صاحب کی کتاب نہیں تو یہ بھی غلط ہے
شیعہ خلاصۃ المصائب صفحہ ۲۱ اور رسالہ خروس جیلان مصنفہ احمد علی شیعہ لاہوری میں خود شیعوں نے
الطالبین کو حضرت پیر صاحبؒ کی کتاب تسلیم کر چکے ہیں تو جب یہ فرقہ اسلام سے بھی خارج ہے تو
جائز ہو سکتیں ہیں اور تعزیہ کیونکر جائز ہے ورنہ باقی کفار کی مراسم سے مسلمان کیوں نفرت کرتے ہیں مثلاً
دہوتی زنار اور صلیب اور راون وغیرہ سے کیوں اعراض کرتے ہیں۔ بعض کہہ دیتے ہیں چونکہ لوگوں نے تعزیہ
کو شبیہ روضۂ امام کہدیا ہے لہذا اسکی عزت کرنی چاہیئے۔ تو جواب یہ ہے کہ کعبہ شریف اور مسجد نبوی روضہ امام حسینؓ
سے صدہا درجہ افضل ہے مگر جبکہ لوگوں نے مسجد نبوی کی ہمشکل مسجد ضرار کھڑی کر دی اور اسیطرح یمن یا شام میں کعبہ
کے ہمشکل ایک کعبہ بنایا گیا (چنانچہ کعبہ کا ثبوت بخاری شریف ج ا صفحہ ۴۳۳ پر ہے) تو حضور صلعم نے دونوں کی ہمشکل
تمثالونکو کیوں جلوا دیا حالانکہ لوگ مسجد ضرار اور کعبہ یمنی کا نام کعبہ اور مسجد رکھ ہی چکے تھے تو معلوم ہوا کہ لوگونکا خیال غلط ہے
اور تعزیہ کی مثال روضۂ امام حسینؓ کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کعبہ یمنی اور مسجد ضرار کی مثال مسجد نبوی اور کعبۃ اللہ
کے مقابلہ میں تھی لہذا یہ بھی انکے حکم میں داخل رہیگا اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیئے جو حجۃ اللہ
علی العلمین حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ نے صلیب نصاریٰ سے کیا یعنی انکو حکم دیدیا کہ حدود اسلام میں صلیب کو ظاہر
ہی نہ کرینگے جیسا کہ بین السطور بخاری شریف ج ا صفحہ ۴۴ پر موجود ہے کہ شَرَطَ عمرؓ علی النصاری ان لا یظھروا
صلیبھم یعنی حضرت عمرؓ نے عیسائیوں سے یہ شرط کرائی تھی کہ وہ عرب میں صلیب ظاہر نہ کرینگے۔ نیز ترمذی شریف جلد ۲
صفحہ ۱۳۶ پر ہے عدی ابن حاتم کہتے ہیں کہ ایک دن میرے گلے میں صلیب تھی تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس بت کو پھینک دو حالانکہ
غیر ذی روح تھی تو معلوم ہوا کہ جس چیز کی بنا ہی فساد پر ہو اور شعار ہی ایک گمراہ قوم کا ہو تو اس سے بچنا لازم
ہے لہذا تعزیہ بھی اسی حکم میں داخل رہیگا بلکہ شیعہ کتب مثلاً من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ ۶۰ مطبع نولکشور پر ہے کہ مَنْ جدّد
قبرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فقد خرج من الاسلام یعنی جسنے پرانی قبر کی مرمت کی یا اسکی تمثال اور شبیہ طیار کی (جیسے تعزیہ وغیرہ)
تو وہ شخص اسلام سے بھی خارج ہے۔ لہذا شیعہ کتب سے بھی ثابت ہو گیا کہ تعزیہ حرام اور اسکا مرتکب کافر ہے۔ بلکہ کتاب
شیعہ جلاء العیون اردو صفحہ ۹۳ سطر ۱۷ پر ہے کہ بوقت وفات جناب رسول کریم صلعم نے جناب علیؓ کو فرمایا کہ میری قبر
زمین سے چار انگشت اونچی کر کے اوپر فقط پانی چھڑک دینا نیز اصول کافی میں ہے عن ابی عبداللہ ان
النبی صلعم نھی ان یزاد علی القبر تراب لم یخرج منہ یعنی خود رسول اکرم صلعم نے منع فرمایا کہ قبر کی

کے زائد کچھ زیادہ مٹی قبر پر ڈالی جائے نیز کتاب شیعہ جواہر الکلام میں ہے لا یصح ابناء علیہ ولا تجصیصہ
ں امام کاظم نے فرمایا کہ نہ قبر پر روضہ بنایا جائے اور نہ اسکو پختہ بنائے تو جب روضہ مشبہ بہ اور ممثل بہ ہی بارس د
ار حق شریعت نہیں تو اسکی مثال تعزیہ کیسے جائز ہو گیا بہر حال ماننا پڑیگا کہ تعزیہ بدعت ہے اور حق الیقین اردو ص۳۶۳
ں ہے کہ ہر ایک بدعت ضلالت ہے اور ہر ایک بدعت کی راہ جہنم ہے۔ اور فروع کافی میں ہے حیدر کرار
دلہجہ میں فرماتے ہیں بعثنی النبی فی ھدم القبور وکسر الصور یعنی پیغمبر علیہ السلام نے مجھے ھدم
کسور کے لئے بھیجا ہے تو جب تعزیہ ناجائز رہا تو باقی لوازم خود ناجائز ہوئے چنانچہ مختصر طور پر انکے
ق بھی سن لیجئے مصیبت کے وقت اگر کوئی شخص فقط ران پر ہاتھ مار دے تو اسکے نیک اجر ضائع ہو جاتے
ہیں ملاحظہ ہو فروع کافی ج ا ص۱۲۱ حضور صلعم کا فرمانا کہ میرے فوت ہونیکے بعد مجھے رونے پیٹنے سے ضرر مت دینا
ملاحظہ ہو حیات القلوب کتاب شیعہ ص۸۶۳ وہ مومن نہیں جو صبر نہیں کرتا ملاحظہ ہو کتاب شیعہ اصول کافی کتاب الکفر
والایمان ص۴۱۱ نوحہ گروں اور مرثیہ خوانوں کی دبر میں آگ کا ڈالا جانا ملاحظہ ہو کتاب شیعہ حیات القلوب فارسی مطبع نولکشور
ج ۲ ص۵۱۳ و ص۶۱۳ نیز حضرت امام حسینؓ کا کربلا میں بی بی زینب کو بال بکھیرنے اور گریبان چاک کرنے سے منع کرنا ملاحظہ
ہو کتاب شیعہ انارۃ البصائر ص۲۹ حضرت علی کا فرمانا کہ سیاہ کپڑے نہ پہنو کیونکہ فَاِنَّہٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ اسلئے کہ یہ لباس
فرعونی ہے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ من لا یحضرہ الفقیہ ص۵۱ سطر ۵ پہلے پہل ماتم یزید نے کرایا چنانچہ اسکی عورتوں
نے لباس ماتم پہنا اور نوحہ وزاری کی اور تین روز ماتم رہا ملاحظہ ہو کتاب شیعہ جلاء العیون ص۵۲۶ اور یزید نے اپنی
عورت کو کہا فرزند رسول خدا صلعم پر نوحہ وزاری کر ابن زیاد نے انکے حق میں جلدی کی میں انکے قتل پر راضی نہ تھا
جلاء العیون ص۵۲۶ نیز بی بی سکینہ کا خواب جب یزید نے سنا تو اپنے منہ پر طمانچے مار کے رونے لگا اور کہا کہ مجھے
قتل حسین سے کیا مطلب تھا کتاب مذکور ص۵۲۹ ایضا کتاب مذکور ص۵۳۲ بعد ازاں (یزید نے) امام زین العابدین
کو طلب کیا اور بخیال رفع تشنیع کہا ابن مرجانہ پر خدا لعنت کرے اگر میں اسجگہ (کوفہ) میں ہوتا تو امام حسین جو کچھ مجھ
سے طلب کرتے میں انکو دیتا اور انکے قتل پر راضی نہ ہوتا (لہذا ای امام زین العابدین) آپ ہمیشہ مجھکو خط لکھا کریں
اور جو حاجت ہو وہ مجھ سے طلب فرماویں کہ میں بجا لاؤنگا۔ بہر حال ثابت ہو گیا کہ ماتم کا پہلا بانی یزید ہے۔ مگر
اوپر کی شیعی روایات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یزید اہلبیت کا ذاتی دشمن نہ تھا ورنہ مسافران سادات سے اتنی روا
داری نہ کرتا۔ اور نہ امام حسینؓ کے لئے روتا اور نہ قاتلانِ امام حسینؓ پر لعنت کرتا اور نہ اہلبیت کی مہمانداری کرتا اور
نہ اسکا تمام گھرانہ تین دن امام حسینؓ پر ماتم کرتا کیونکہ دشمن کے قتل ہونے پر کبھی کوئی نہیں رویا بلکہ خوشی مناتا ہے خاصکر
یزید کو کسی کا ڈر بھی نہ تھا مگر کوفہ میں بلا کر شیعوں نے جو مہمانی اہلبیت کو دی وہ بھی بزبان وبشہادت وگواہی امام حسین
ملاحظہ فرمائیے چنانچہ کتاب شیعہ خلاصۃ المصائب ص۴۹ تا ۵۶ پر ہے کہ جب بحالت سفر امام حسینؓ نے سن لیا کہ شیعان کوفہ نے

مسلم ابن عقیل کو شہید کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ قد خذلنا شیعتنا یعنے ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل کر دیا تو اب
... شیعوں کو مقابلہ دیجئے کہ لعنت کا زیادہ مستحق کون ہے آیا وہ کہ گھر آئے ہوئے مہمان سے رواداری کرے یا وہ
جو فریب دے کے وطن سے بے وطن کرے اور پھر گھر آئے ہوئے کو قتل کر دے ۱۲ خیر اب شیعہ کتب سے یہ بھی سن لیجئے کہ رسول
ایام دسویں اور نانویں میں روزہ رکھنا چاہیئے مگر شیعہ یزیدیوں کی طرح شربت اڑاتے ہیں ملاحظہ ہو کتاب شیعہ استبصار
ج ۲ صہ ۲۳ سطر ۹ پر ہے عن ابی الحسن علیہ السلام قال صام رسول اللّٰہ صلعم یوم عاشوراء ایضا کتاب استبصار
ج ۲ صہ ۲۳ سطر ۱۶ باب صوم یوم عاشوراء عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام عن ابیہ ان علیًا قال صوموا العاشوراء
التاسع والعاشر ترجمہ روایت اول امام ابوالحسنؑ نے فرمایا کہ دسویں کے دن رسول کریمؐ نے روزہ رکھا
(دوسری روایت کا ترجمہ) امام جعفرؑ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ عاشوراء میں نانویں اور دسویں کے روزے رکھا
کرو نیز ملاحظہ ہو استبصار مطبع جعفریہ لکھنؤ جلد ثانی صہ ۲۳ سطر ۲ عن ابی الحسنؑ قال صوم یوم عرفۃ یعدل السنۃ وقال
لم یصمہا الحسن وصامہ الحسین امام ابوالحسن نے فرمایا نانویں کا روزہ (ثواب میں) سال کے برابر ہے اور فرمایا
امام حسن نے اسدن روزہ نہیں رکھا اور امام حسین نے رکھا ایضا استبصار جلد ثانی صہ ۲۳ عن سلیمان الجعفری
قال سمعت اباالحسن یقول کان ابی یصوم عرفۃ فی الیوم الحار سلیمان جعفری سے روایت ہے اُس نے کہا
کہ میں نے امام ابوالحسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرا والد نانویں کا روزہ گرم دن میں بھی رکھتے تھے لہذا معلوم ہوا کہ
جیسے اہل اسلام کے نزدیک عاشورہ کے دن روزہ رکھنا مستحب امر ہے اسیطرح شیعہ مذہب میں بھی مستحب ہے ۱۲

تعزیہ دار اہلسنت کہلانیوالی مسلمان

اپنے ہاتھ سے اپنے مذہب کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں اور وہ لوگ جو شیعوں کی محفلوں میں جاتے اور ان کو
مسلمان کہتے اور اُنسے اتفاق کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں خاصکر سادات اور وہ سادات جو اپنے آپکو حضرت عبدالقادر
جیلانیؒ کی اولاد کہتے ہیں ذرا ہوش سنبھالکر جواب دیں کہ جو قوم ہمارے اور ہمارے پیشوایان اسلام کے متعلق ذیل
کے خیالات رکھتی ہو اُنسے کیسے اتفاق اور انہیں کیسے ہم مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ یہ ہیں ؛ ہماشیعوں کے سوائے
جو ہیں باقی سب لوگ زانیہ عورتوں کی اولاد ہیں (فروع کافی کتاب الروضہ ج ۳ صہ ۱۳۵ سطر ۱) صحابۂ رسول
نعیاذ باللّٰہ سب مرتد ہو گئے بغیر مقدادؓ ابوذرؓ اور سلمان فارسی کے (فروع کافی کتاب الروضہ جلد ۳ صہ ۱۱۵ سطر ۱۴)
ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ العیاذ باللّٰہ فرعون ہامان اور قارون تھے (کتاب شیعہ حیات القلوب فارسی جلد سوم صہ ۲۰۲) ابوبکرؓ
عمرؓ اور ان کو مسلمان کہنے والے اہلسنت) سب کافر ہیں (کتاب شیعہ حق الیقین اردو صہ ۶۹۱) اہلسنت خنزیر کے
مشابہ ہیں (حق الیقین صہ ۴۲۹) اہلسنت ولدالزنا سے بدتر ہیں (حق الیقین صہ ۶۹۱) اہلسنت کی ذبح شدہ خنزیر
سے بدتر ہے (کتاب شیعہ استبصار جلد ثالث مطبع جعفریہ لکھنؤ صہ ۲۱۴) شیعہ مذہب میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو شیطانی خواب

عہ اصل عربی عبارت قال ابو جعفر علیہ السلام یا ابا حمزة ان الناس کلہم اولاد بغایا ما خلا ...

آتے تھے جلاء العیون ص۱۳۱ نیز شیعوں نے دو حرم رسول پر یہ بہتان باندھا ہے کہ عائشہ صدیقہؓ و حفصہؓ نے رسول اللہ کو زہر سے شہید کیا (جلاء العیون ص۹۵) ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور عائشہؓ اور حفصہؓ اور انکے تابعدار (یعنی اہل اسلام) تمام مخلوق سے بدترین ہیں (حق الیقین اردو ص۶۸۵ سطر ۱۷) امام مہدی جب آئیگا تو عائشہؓ (یعنی حرم رسول) کو زندہ کرکے اسپر حد لگائیگا (حق الیقین ص۴۴۵ سطر ۱۶) اس سے قول بالا ثابت معلوم ہوتا ہے ۱۲ شیعہ کہتے ہیں مہدی جب ابوبکرؓ و عمرؓ کو روضہ رسول سے نکالکر جلوا دیگا اور جلوا دینے سے پہلے انہیں ایک رات میں ہزار مرتبہ قتل کرکے ہر ایک شیعہ کا انسے بدلہ لیگا (حق الیقین ص۴۴۶ سطر ۷) شیعہ کہتے ہیں بغداد لعنت کا مقام ہے قہر نازل ہوتا ہے اور آخر زمانہ میں اسپر تلوار کا طوفان نازل ہوگا۔ (حق الیقین ص۴۶۶) وہ عبدالقادر جیلانی علیہ (نعوذ باللہ) لعین تھا جسے اہلسنت دستگیر کہتے ہیں (کتاب شیعہ خلاصۃ المصائب مطبع نولکشور ص۲۲۲) وہ ایسا ہی تھا جیسے مرزا غلام احمد قادیانی (رسالہ خردس جیلان مصنفہ احمد علی شیعہ لاہوری) وہ کسی صورت میں سید نہ تھا بلکہ کسی جنگی دوست عجمی شخص کی اولاد تھا (رسالہ خردس جیلان) تو گویا شیعوں کے نزدیک جتنے گیلانی سید پھرتے ہیں وہ سید نہیں لہذا مبارک ہو گیلانی بھائیوں کو جو شیعوں کو مسلمان کہتے ہیں ۱۲ نیز سبائی شیعہ بکتے ہیں کہ مہدی آئیگا اور پہلا شخص جو اس کی بیعت کریگا وہ محمد صلعم ہیں (ملاحظہ ہو کتاب شیعہ حق الیقین اردو ص۴۴۶ سطر ۵) ہاں شیعوں کا مہدی ایسا ہی ہونا چاہئے جو الٹا اپنے نانا سے بیعت لے اور ام الامۃ زوجہ رسول پاک اور اپنی نانی جناب عائشہ صدیقہؓ کو قبر سے نکالکر انپر حد قائم کرے اور اسے چابکوں سے مار مار کر شیعوں کو خوش کرے اور اللہ کا قہر اپنے سر پر اٹھائے مگر یاد رہے کہ اسلام کا مہدی اگر آیا تو پہلے شیعہ منافقوں سے اللہ کی زمین کو پاک کریگا اور پھر دجال کا مقابلہ کریگا ہاں اس سے یہ پتہ چل گیا کہ ہمارے رسول اللہ اور آپ کے اہلبیت کا اس زمین پر شیعوں سے بڑھکر کوئی دشمن نہیں کہ جن سے مسلمان ابتک غافل ہیں۔

منہ شیعوں کے روپوش امام مہدی کا ایک اور کرتوت ملاحظہ ہو کہ آپ تشریف لاتے ہی خانہ کعبہ کو خراب کرینگے حق الیقین فارسی مطبع جعفری سنہ ۱۳ ص۱۵۱ ۲ اور آتے ہی روضہ رسول اللہ صلعم کو گرا دینگے حق الیقین فارسی ص۱۵۱ سطر ۲ پر ہے پس (مہدی) بعد از سہ روز امر فرماید کہ دیوار روضہ رسول را بشگافند اور اسی صفحہ پر ہے کہ شیعوں کے مہدی کا کام کفن اتارنا ہوگا یا چرانا اور پہلا کفن جو چرائیگا تو وہ روضہ رسول سے حضرت ابوبکر صدیقؓ و فاروق اعظم عمرؓ کا کفن ہوگا۔ چنانچہ اسی کتاب کے ص۱۵۱ ۲ پر ہے پس (مہدی) بفرماید کہ کفنہا از ایشان (ابوبکرؓ و عمرؓ) بکشایند۔ اور اسکا پایۂ تخت شہر کوفہ ہوگا چنانچہ اسی کتاب کے ص۱۵۶ ۲ پر ہے امام فرمود کہ پایۂ تخت آنحضرت امام مہدی شہر کوفہ خواہد بود۔ مگر ہم تو ایسے مہدی دشمن اسلام نباش کفن چور اور کوفی کے متعلق یہی کہینگے کہ جہاں ہیں وہیں ہی رونق افروز رہیں مگر اسپر طرہ یہ کہ شیعوں کے نزدیک ایسے مہربان کا زمانہ غلبہ اسلام اور اظہار دین کا زمانہ ہے چنانچہ حق الیقین فارسی ص۱۵۱ پر ہے انکے امام جعفر فرماتے ہیں حمد و سپاس خداوندی را سزاوار است کہ وعدہ ما را راست گردانید کہ ہر جا کہ خواہیم قرار گیریم۔ مگر اس قماش کا ہونا انکے اپنے اختیار میں نہیں بلکہ اسلئے ہے کہ وہ حسن عسکری کی نرجس نامی لونڈی کی نسل سے ہیں جو کسی بردہ فروش سے خریدی گئی ملاحظہ ہو حق الیقین فارسی ص۱۸۸ و ۱۸۹ مگر یاد رہے کہ اس قماش کا مہدی اگر کبھی غار سرمن سے بھولے بھٹکے نکل ہی پڑا اور اسکا پتہ مسلمانوں امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مل گیا تو دجال سے پہلے وہ اسکا خاتمہ ہی کرینگے! اور پھر اسکی طرف متوجہ ہونگے

از مؤلف ۱۲

شیعوں کا دردناک حملہ حق الیقین فارسی مطبع جعفری لکھنؤ ص۱۵۰ سطر ۱۲ و آنچہ در کتب مبسوط در روایت نسب و حسب عمر و ولد الزنا بودن او ... ذکر آنہا ندارد۔ اسکے بعد بھی شیعوں کو مسلمان باور کریگا یا پھر ہندوؤں اور سکھوں یہود اور نصاریٰ سے کوئی اپنے جلد خیال میں مسلمان کہدیگا۔ ۱۲

مختلف مسائل

نیز شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کا مرتبہ ہر وہ شیعہ حاصل کر سکتا ہے جو کسی عورت سے چار مرتبہ متعہ (یعنی زنا) کر لے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ تفسیر منہج الصادقین شروع پارہ پنجم نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ نعوذ باللہ متعہ سنت رسول ہے یعنی رسول اللہ بھی متعہ کر لیتے تھے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ استبصار جزو ثالث ص۷۷ سطر ۲ وتزوج منهن الفاً فانهن مستأجرات یعنی ہزار عورت تک تم متعہ کر سکتے ہو کیونکہ وہ کرایہ کی عورتیں ہیں ملاحظہ ہو کتاب مذکور ص۷۹ سطر ۲۵ نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ عورتوں کی دبر زنی اور چوت مارنی بھی جائز اور حلال ہے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ استبصار جزو ثالث مطبوعہ لکھنو لہذا جو عورتیں شیعہ ہیں انہیں مبارک ہو ۱۲ شیعہ مذہب میں ہے کہ امام حسن عسکری کا بھائی کذاب جعفر تھا جلاء العیون ص۲۶۷ سطر ۵ شیعہ دہرم میں ہے کہ اللہ نے کعبہ کو کہا کہ اگر تو نے زمین کربلا پر فخر کیا تو تجھے مٹا کر جہنم میں داخل کر دینگے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ خلاصۃ المصائب ص۵۳ اس سے پتہ چلا کہ خانہ خدا سے وہ زمین کہ جس پر فرزندان رسول ذبح کئے گئے اور انپر پہاڑ ظلم کے گرائے گئے افضل ترین ہے استغفر اللہ حالانکہ پہلے تہا کہ جہاں جہاں بندگان خدا انبیاء یا اولیاء قتل ہوئے وہ اللہ کے قہر کے مقام ہوتے مگر شیعہ اس زمین کو کیوں نہ بڑھائیں جبکہ قتل بھی خود کیا ہے اور وہ میدان انکی فتح کا میدان ہے شیعہ مذہب میں ہے کہ یہودی کی ذبح حلال ہے استبصار ج۳ ص۴۸ سطر ۲ پر ہے قال سالت اباعبداللہ عن ذبیحۃ الیہودی قال حلال نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ نصاری کی ذبح میں بھی حرج نہیں استبصار ج۳ ص۸۴ سطر ۱۸ قلت لابی عبداللہ ع ما تقول فی ذبائح النصاری فقال لاباس بہا۔ مگر جیسے پہلے گذرا مسلمان اہلسنت کی ذبح شیعہ کے نزدیک خنزیر سے بھی بدتر ہے مگر پھر بھی بے غیرت اہلسنت ہیں کہ شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ نیز مذہب شیعہ میں ہے کہ گھوڑا خچر حلال ہیں استبصار جزو ثالث ص۴۳ سطر ۲۵ گدھا

منہ شیعہ مذہب میں دبر زنی خواہ کتنی ہی محبوب ہو مگر اسلام میں لوطی کی سزا قتل ہے چنانچہ ہمارے رسول کریم صلعم فرماتے ہیں فاقتلوا الفاعل والمفعول کتاب اہلسنت والجماعت ترمذی شریف ج ۱ ص۱۷۶ سطر ۲۔ منہ جن کتب اہل اسلام اہلسنت سے خرگوش کا حلال ہونا ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بنفس نفیس تناول فرمایا یا تحفۃً قبول فرمایا اور آپکے صحابہ عظام نے بھی نوش جان فرمایا اُن کتب سے بعض کا نام یہ ہے بخاری شریف ج۲ ص مشکوۃ شریف ج۲ ص۳۵۹ نسائی شریف ج۲ ص۱۷۴ ترمذی شریف مطبع مجتبائی علیمی دہلی ج۲ ص۱ چنانچہ ترمذی شریف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يقول انفجنا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلعم خَلْفَهَا فَادْرَكْتُهَا فاخذتها فاتيت بها اباطلحۃ فذبحها بمروۃ فبعث معی بفخذها او بورکها الی النبی صلعم فاکلہ ای بعد شویہا او ۱۲ اسی طرح گدھا اور متعہ اگرچہ شیعہ دھرم میں خرگوش کے بدلے میں حلال ہو کر کتنا ہی مرتبہ رکھتے ہوں مگر کتب اہلسنت والجماعت میں انکا حرام اور منہی عنہما ہونا صاف موجود ہے چنانچہ سنن نسائی شریف ج۲ ص۱۷۲ پر ہے حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کو کہا کہ حضور صلعم نے خیبر کے دن متعہ اور گدھا اہلی سے منع فرمایا نیز اسی کتاب کے صفحہ ہذا پر ہے کہ گدھے اہلی کی طرح گھوڑے اور خچر کو بھی حضور صلعم نے حرام فرمایا عن خالد ابن الولید انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول لا یحل اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر اور اسی صفحہ پر ایک دوسری حدیث میں ہے فانہا رجس ای نجس یعنی گدھا قطعاً حرام ہے۔ اسی طرح مچھلی کہ جسکا نام زمانہ رسول میں عنبر تھا اسکا حلال ہونا بھی کتب اہل اسلام اہلسنت سے ثابت ہے کہ صحابہؓ نے کھائی اور حضور صلعم نے انکے اس اقدام کو مستحسن سمجھا ہذا رافضیوں کے فریب میں نہ آئیں۔

صنہ ۲۳

...بلی بھی حلال ہے استبصار جزو ثالث ص۲۳۵ سطر۱۲ مطبع لکھنؤ نیز شیعہ مذہب میں سیاہ کوا بھی حلال ہے ملاحظہ ہو استبصار
...سطر ۲۲ پر ہے وقال قد اُبلی الت الاَسْوَدُ نیز کتے کا بچہ ہوا بھی کھا سکتے ہیں استبصار جزو ثالث ص۲۲۳ سطر۱ اگر خدا معلوم
...خرگوش کے پیچھے کیوں پڑ گئے جبکہ گھر میں گدھے گھوڑے خچر اور کوے سیاہ اور بچے کتے کے وغیرہ حلال کر رکھے ہیں
...یک گھوڑا تمام شادی کو کافی ہے البتہ ذبح کے وقت تکلیف ہوتی ہوگی کہ کہیں لات مار کر آنکھ نہ پھوڑ دے نیز
...انہوں نے مرغہ کو بھی خنزیر کے برابر حرام کہا ہے ملاحظہ ہو فروع کافی جلد دوم ص۱۳۱ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

خدا ایسے مومن سے ہر دم بچائے ✤ جو مرغہ کے بدلے میں گدہے کو کھائے

...مذہب میں ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو استنجا تھوک سے کر لینا چاہیئے فروع کافی جلد اول ص۱۱ سطر۶ یعنی تھوک
...نے بھی اپنی بھر لگہ کیا۔ شیعہ مذہب میں بخشت زنی جائز ہے فروع کافی جلد ۲ ص۲۴۳ شیعہ مذہب میں ہے کہ
...خنزیر کے چمڑے کا ڈول بنا کر کنوئیں سے پانی نکالنا درست ہے من لا یحضرہ الفقیہ ص۴ سئل الصادق علیہ السلام
من جلد الخنزیر یجعل دلوہ قال لا باس شیعہ مذہب میں ہے کہ ہر ایک مسلمان کا نکاح سید کی لڑکی سے جائز ہے ملاحظہ
ہو تفسیر شیعہ لوامع التنزیل پارہ دوم ص۴۷ شیعہ مذہب میں ماں بہن وغیرہ سے من وجہ نکاح درست ہے اور جو اس سے
لڑکا پیدا ہو وہ بھی حرامی نہیں فروع جلد ۲ ص۲۵۲ اگر اکیلی جاتی ہوئی کسی عورت سے شیعہ مزہ اڑانا چاہیں تو یہ بات
بھی انکے علیؓ نے جائز رکھی ہے ملاحظہ ہو فروع کافی جزو اول کتاب النکاح باب النوادر ص۱۹۸ شیعہ مذہب میں ہے کہ ذکر
پر ریشم لپیٹ کر بحالت سفر اپنی محرمات ماں بہن بیٹی کے ساتھ برائی ضرورت انسان جماع کرے تو جائز ہے ملاحظہ ہو
کتاب شیعہ مجمع المعارف برحاشیہ حلیۃ المتقین ص۱۹۳ پر ہے لف حریر چگونہ است جواب جسینہ گفت پارچہ ابریشم بر ذکر پیچید
با محرمات صحبت کردن برائے ضرورت در سفر جائز است اگرچہ مادر و دختر و ہمشیرہ است۔ نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ
اہل مدینہ اہل مکہ سے ستر گنا زیادہ اخبث ہیں صافی شرح اصول کافی جزو چہارم ص۲۹۷ نیز شیعوں نے مانا ہے کہ حضرت
عثمانؓ کو حضرت علیؓ نے قتل کرایا کیونکہ انہوں نے انکا دین متغیر کر دیا تھا حق الیقین اردو مطبع لاہور ص۲۴۳ تو پھر شیعہ
بھاشے فاتح قیساریہ حضرت امیر معاویہؓ پر کیوں ناراض ہوتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ کا بدلہ
اور قصاص طلب کیا کہ جس پر آپس میں جنگ چھڑ گئی حالانکہ جب باقرار شیعہ حضرت علیؓ قاتل ہے تو کُتِبَ عَلَیْکُمُ
الْقِصَاصُ کے ماتحت حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے لڑنا ضروری تھا۔ نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ نبوت محمدؐ عربی
میں شبہ ہو سکتا ہے لہذا نبوت اور معراج کو صحیح نہ مانا جائے عدۃ الاصول مصنفہ ابو جعفر طوسی مطبع بمبئی جلد دوم ص۱۸۱
شیعہ مذہب میں ہے کہ ہمارا قرآن وہ ہے کہ جسکی ۱۷۰۰۰ ہزار آیات ہیں اور موجودہ قرآن میں فقط ۶۶۳۵ آیات ہیں
صافی مطبع نولکشور کتاب فضل القرآن جزو ششم ص۵۴ پر ہے عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان القران الذی

منہ۔ شیعہ لوگ اپنی ماؤں کا جیسے بھی حق ادا کریں مگر اہلسنت اہل اسلام میں ماں کے ساتھ برائی کجا فقط نکاح کرنے والا بھی واجب القتل ہے ملاحظہ ہو ترمذی شریف ج۱ ص۱۶۲ سطر ۲۸۔

...مکین معصومہ دختر امام زین العابدین و زوجہ معصومہ نعمان ابن ثابت فاطمہ صغریٰ دختر امام جعفر صادق است ۱۲

اء بہ جبرئیل الی محمد سبعۃ عشر الف آیۃ۔ گویا اس قرآن پر شیعوں کا ایمان نہیں جیسے کہ تمہید میں گذرا نیز شیعوں
نے تسلیم کیا ہے کہ اہلبیت کو تقیہ کے طور پر گالی دینا جائز ہے حق الیقین اردو مطبع لاہور صفحہ ۸۱۲ نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ
ملک کے لئے قتل سادات سے تشیع میں فرق نہیں آتا احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ ۲۰۰ گویا اس روایت شیعہ کے
مطابق یزید اور شمر اور عبید اللہ ابن زیاد کے ایمان میں جبکہ انہوں نے بھی ملک کے لئے حضرت امام حسین کو شہید کیا کچھ
فرق نہ آیا نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ علی نے خود فرمایا کہ تم گالی گلوچ مجھے دے لیا کرو نہج البلاغت جزو اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے
اَمّا السَّبُّ فسبُّونی۔ نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ مذہب شیعہ کی سنگ بنیاد رکھنے والا یعنی مسئلہ امامت اور ان کے
(برعم خود) دشمنوں پر تبرا بازی اور انہیں کافر قرار دینے والا عبد اللہ ابن سبا یہودی ہے ملاحظہ ہو کتاب
کشی صفحہ ۷۱۔ نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء نے حضرت عمرؓ کے کپڑوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اصول
کافی صفحہ ۲۹۱ مطبوعہ لکھنؤ باب مولد فاطمہ پر ہے اَخَذَتْ بتلابیب عُمَرَ فجذبَتْہ الیہا۔ افسوس کہ اس روایت
گھڑنے والیکو رسول اللہ صلعم کا حیا بھی نہ آیا۔ جناب عائشہ صدیقہ کے پردہ میں جنگ جمل کے جانے پر تو اعتراض
ہے مگر گھر کی یہ حالت ہے خدا معلوم شیعہ اسکا کیا جواب دینگے۔ نیز شیعہ مذہب میں یہ ہے کہ علی ایک چوپایہ
ہے جو آخر زمانہ میں نکلیگا تذکرۃ المعصومین صفحہ ۱۳۱۵ اور حق الیقین صفحہ ۲۳۵ کبھی کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا جنگلی جانور یعنے
واقعی جنگلی شیر ہے ملاحظہ ہو اخبار الاسد لکھنؤ کا ٹائٹل اول کبھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی انسان نہیں بلکہ کتاب
ہے ملاحظہ ہو تفسیر قمی زیر آیۃ ذٰلک الکتب اور کبھی ثابت ہوتا ہے کہ علی انسان اور خلیفہ بلافصل ہے اور یہ مشہور بات
ہے اور کبھی شیعہ مذہب میں ثابت ہوتا ہے کہ نبیؐ اور علیؓ مکھی اور مچھر کی مانند ہیں ان وسیع ملکوں میں تفسیر حسن عسکری
برحاشیہ قمی صفحہ ۷۱ اور کبھی کہتے ہیں کہ منصب علی منصب خدا ہے تفسیر شیعہ لوامع التنزیل پارہ دوم صفحہ ۲۳۳ واللہ اعلم
یہ کیسا علی ہے جو کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتا جس سے ایک عقیدت شعار شیعہ حیران رہیگا کہ میں حضرت علیؓ کو
سمجھوں تو کیا سمجھوں نیز مذہب شیعہ میں ہے کہ جو شیعہ چار وقت کی نماز قضا کرے تو اسنے اپنی ماں سے ستر بار
کعبہ میں زنا کیا۔ تحفۃ العوام ج ا صفحہ ۲۱ مگر لاکھوں میں سے شاید باید ایک دو ایسے شیعہ مل جائیں جو اپنے مذہب
جو اپنے مذہب کے مطابق اگر شیطانی یا بخیالہم صلوٰۃ کے پابند ہوں مگر باقی سب شیعہ حسب روایت خود اپنی ماؤں
سے عیاذاً باللہ عین کعبہ میں ہر روز ستر بار مزے اڑا رہے ہیں اور دسویں محرم میں تو پہلے سے بھی نماز سے دور جا پڑتے

صفحہ ۱ افسوس کہ شیعوں کی حضرت علیؓ سے اندرونی دشمنی پر عام لوگ اطلاع پاتے کہ میدان میں جسکو منصب خدا تک دیا جاتا ہے کتابوں میں اسکی یہ صفات بیان کی
جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بلا شک علی مذی بہایا کرتا تھا کتاب شیعہ استبصار ج ا صفحہ ۴۶ کان علیاً رجلاً مذاءً ۱۲ نیز بکتے ہیں کہ علی بزرگ شکم بلند دست
اسکی پنڈلیوں کے جوڑ گندہ سر سے گنجا آنکھیں بڑی خندہ دہن اور مفلس آدمی تھا اور کہتے ہیں کہ اسکی یہ صفتیں جناب فاطمہؓ نے اعتراض کے طور پر جناب رسول کو
بیان کیں ملاحظہ ہو کتاب شیعہ جلاء العیون اردو مطبع شاہی لکھنؤ صفحہ ۱۴۸ سطر ۱۰ بھلا جس مذہب نے جناب علی فاتح خیبر اور جناب فاطمہ پر اپنی کتابوں میں ایسا بد
ترین حملہ کیا ہو اسکا دعوی محبت کیسے درست ہوگا۔ اور کہیں حضرت علی کو صفاح خونخوار کہا گیا ہے حق الیقین صفحہ ۲۱۲

ہیں تو اسدن خاصکر ماؤ نکاح کعبہ میں ادا کرتے ہیں سبحان اللہ این ہمہ بیت آفتاب است۔ قیاس کن زگلستان من بہار
نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر عورت اونٹ پر ہو تو مرد اس سے جماع کرسکتا ہے فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ و تحفۃ العوام
صفحہ ۲۷۶ نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ جنازہ بغیر وضو کے درست ہے فروع کافی جلد ۱ صفحہ ۹۳ اگر مذی اور ودی بحالت نماز بہتی
ہوئی ایڑی تک چلی جائے تو شیعہ کی نماز اور وضو میں فرق نہیں آتا اور نہ دہونے کی حاجت ہے فروع کافی جلد ۱
صفحہ ۲۱ شیعہ مذہب میں ہے ذکر اور منہ برابر ہے کیونکہ جو چیز ذکر سے نکلے اسکا حکم شیعہ مذہب میں منہ سے نکلی ہوئی
کی کا ہے ارشاد ہوتا ہے ان المذی والودی بمنزلۃ البصاق والمخاط فلا یغسل منہا الثوب ولا الاحلیل
حضر الفقیہ صفحہ ۱۳ شیعہ اپنی عورت کے فرج کو بوسہ بھی دے سکتا ہے فروع کافی ج ۲ صفحہ ۲۱۴ شیعہ مذہب میں
ہے کہ امام زین العابدین نے یزید کی بیعت کی آپ نے فرمایا قد اقررت لک ماسالت فروع کافی ج ۳ صفحہ ۱۱۰ خدا
معلوم پھر شیعہ کیوں خلاف تعلیم امام یزید کی بیعت نہیں کرتے جبکہ انکے امام نے بیعت کرلی امید کہ شیعہ یہی جواب
دینگے کہ ہم عملاً اور قلباً تو اسکی سنت پرکاربند ہیں اگرچہ منہ سے ظاہر نہ کریں۔ شیعہ مذہب میں مشت زنی یا دستی
مشین چلانا بھی درست ہے فروع کافی ج ۲ صفحہ ۲۳۴ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتُ عن
الدلک قال ناکح نفسہ لاشئ علیہ شیعہ نماز میں عضو تناسل سے کھیل سکتا ہے استبصار ج ۱ صفحہ ۲۵
قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یلعب بذکرہ فی الصلوۃ المکتوبۃ فقال لا باس
نیز شیعہ مذہب میں ہے کہ سجدہ اخیری کے بعد گوز نکلنے سے شیعہ کی نماز تمام ہوجاتی ہے استبصار ج ۱ صفحہ ۱۷۴ الرجل
یحدث بعد ما یرفع رأسہ من السجدۃ الاخیرۃ قال تمت صلوتہ وانما التشہد سنۃ فی الصلوٰۃ۔
نیز رافضی دھرم میں ہے کہ مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت کھانیوالے پر کوئی حد اور سزا نہیں ہاں فقط تنبیہ ہے
ملاحظہ ہو کتاب شیعہ فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ کتاب الحدود عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال من اکل میتۃً
والدم ولحم الخنزیر علیہ ادب فان عاد ادب ولیس علیہ حدٌ کیا عجب کہ خرگوش کھانے سے تو یہ
لوگ اہل اسلام پر چوتڑ اوٹھا کر اعتراض کرتے ہیں مگر گھر میں خنزیر مردار اور کھوتے گدہے کھا جائیں تو کوئی
حرج نہیں ہاں خنزیر کھانے پر فقط اہل اسلام سے ڈر کر تقیۃً تنبیہ لکھدی ہے اور اگر تقیہ مانع نہ ہوتا تو یہی
تنبیہ بھی نہ ہوتی نیز رافضی دھرم نے اللہ کو بھی نہیں چھوڑا کہتے ہیں کہ اللہ کی سب سے بڑی عبادت یہی ہے کہ
اسے بدأ[1] ہوتا ہے یعنی جاہل ہے ملاحظہ ہو صافی شرح اصول کافی جزو دوم صفحہ ۲۲۸ سطر ۱۹ روایت است از امام
باقر یا جعفر عن احدہما قال ما عُبِدَ اللہ بشی من البدء نیز لکھتے ہیں کہ اللہ کو انجام کار سے جاہل سمجھنے میں اسکی
زبردست تعظیم ہے ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۲۲۹ سطر ا کتاب التوحید باب البدء میں ہے عن ابی عبد اللہ
قال ما عظم اللہ بمثل البدء نیز اہل اسلام کے انبیا پر حملہ کیا تو عبد اللہ ابن سبا یہودی بانی مذہب شیعہ کے

---

[1] اگر کوئی شیعہ کہدے کہ بدء بمعنے جہالت نہیں تو یہ بھی انکی معتبر کتاب اساس الاصول صفحہ ۲۱۹ میں ہے کہ بدء بمعنی جہالت ہے لہذا دھوکہ میں نہ آئیں۔

ہی کرتے ہیں چنانچہ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو شیطان کے برابر قرار دیدیا اور کہا کہ کفر کے تین اصول ہیں۔ حرص تکبر اور حسد چنانچہ حرص آدم نے کیا اور تکبر شیطان نے کیا اور حسد آدم کے دو بیٹوں نے کیا ملاحظہ ہو اصول کافی ص۵۱۷ قال ابو عبداللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلثة الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان آدم حین نھی من الشجرة علی ان اکل منها واما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لآدم فابی واما الحسد فابناء آدم قتل احدهما صاحبه۔ نیز شیعہ دھرم نے پیغمبران اسلام پر حملہ کیا ہے کہ پیغمبروں کی عادت ہی ہے کہ جماع بہت کریں اور عورتیں بہت رکھیں ملاحظہ ہو حیات القلوب مولفہ باقر اصفہانی جلد ا ص۲۱ کہ از عادت پیغمبران است جماع بسیار کردن و بسیار زنان داشتن۔ افسوس ہے مسلمانوں پر کہ جو قوم جماعت انبیاء علیہم السلام کو کام پرست اور شہوت پرست قرار دے اسے پھر بھی مسلمان اور دائرہ اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ اور انکے ایمان بالقرآن کی حالت اگرچہ اوپر مفصل ذکر ہو چکی ہے مگر ایک اور روایت بھی سنتے جائیے ملاحظہ ہو کتاب شیعہ صافی شرح اصول کافی جزو ۶ ص۴ پر ہے کہ (شیعو نکا) قرآن دریا میں گر پڑا نہ ملا مگر یہ آیت الا الی اللہ تصیر الامور پس چلو پہلے تو کچھ امید تھی کہ اگر کبھی امام مہدی آ دھمکے تو غار والے ستر گز قرآن کو مال گاڑی پر اٹھا لائینگے اور پہلے نہ سہی تو قریب قیامت ہی سہی شیعہ بھی اہل کتاب سے شمار ہو سکینگے مگر اب تو امام جعفر صادق نے وہ امید بھی قطع کر دی کہ بھائی وہ غار والا قرآن تو دریا میں گر کر سمندر میں جا نکلا اور سمندر کی مچھلیاں اُسے ہضم بھی کر گئیں لہذا اس کی انتظار میں مت رہو اور انہیں سب ستم کے دفتر و نکو منزل من السماء سمجھکر اپنی قسمت کو روتے رہو۔ اور منکرین قرآن شیعہ کی تہذیب اور بھی اس سے بلند ہے کہ چونہ فقط بدن پر لگالیں تو یہ ننگے نہ سمجھ جائینگے بلکہ یہ انکے ائمہ کی سنت اور فعل ہے ملاحظہ ہو فروع کافی ج ۲ ص۲۶۱ سطر ۱۸ حضرت علی کو رسول صلعم نے فرمایا کہ فوت ہونیکے بعد میری شرمگاہ کو فقط تم ہی دیکھنا جلاء العیون ص۷۹ سطر ۵ شاید یہ بھی خلافت کی طرح وصیت میں داخل ہوگا۔ نیز شیعہ مذہب میں فقط آگے ہاتھ رکھ لینا ستر عورت کے لئے کافی ہے فروع کافی کتاب التجمل ص۲۶۱ نیز امام حسن نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کی عورتوں سے شہوت نکالکر ہمارے مردوں میں رکھی گئی ہے جلاء العیون ص۲۷۹ سطر ۵ نیز سبائی دھرم میں ہے کہ غیر مسلم کی شرمگاہ ذکر اور دبر دیکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ گدھے کی فرج دیکھنا فروع کافی جلد دوم ص۲۶۱ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال النظر الی عورة من لیس بمسلم مثل نظرک الی عورة الحمار۔ اتنی بڑی خرافات کے ہوتے ہوئے پھر حضرت موسیٰ کے کپڑوں کو پتھر کے لے جانیوالے واقعہ پر کیونکر اعتراض کرتے ہیں جبکہ وہ بعلت رفع بہتان کیلئے ہی تھا اور خاصکر شیعہ کتب میں بھی موجود ہے۔ جن کتب شیعہ میں ایک سے زائد

منہ جیسا کہ شیعہ کتب میں حضرت رسالت مآب کی چار لڑکیاں ثابت ہیں اسیطرح کتب اہل اسلام اہلسنت میں بھی بالصراحة ثابت ہیں چنانچہ سیدہ زینب بنت الرسول کا ثبوت مشکوۃ شریف ج ۲ ص۲۴۶ سطر ۳، اور جنابہ و سیدہ رقیہ بنت الرسول کا ثبوت صحیح بخاری شریف ص۵۲۳ ج۱ سطر ۲ و مشکوۃ شریف ص۵۶۳ ج۲ فی مناقب امیر المومنین عثمان بن عفان رض اور اسی موقعہ پر مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ام کلثوم بنت رسول کا ثبوت موجود ہے اور جسطرح کہ کتب شیعہ سے حضرت عمر کے داماد علی ہونیکا ثبوت موجود ہے اسیطرح کتب اہل اسلام مثلاً بخاری شریف بموقعہ تقسیم الغنائم اور صواعق محرقہ مصری ص۹۳ پر بھی نکاح ام کلثوم بنت علی با فاروق اعظم عمرؓ خلیفہ ثانی بالصراحة ثابت ہے فاحفظ فانه یفید لک وقت المناظرة بالشیعة السبائیة التی علیها الطرد واللاویة الی یوم القیامة۔

یا چار دختران رسولؐ کا ذکر ہے وہ یہ ہیں حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۸ اصول کافی ص ۲۷۸ تحفۃ العوام ص ۱۰۵ صافی شرح اصول الکافی کتاب الحجۃ جزو سیوم ص ۱۴۶ تذکرۃ المعصومین ص ۳۳ حد تحقیق ص ۵۵ اخبار ماتم ص ۸۵ مگر میں فقط اصول کافی ص ۲۷۸ کی عبارت لکھتا ہوں وَتَزَوَّجَ خدیجۃ وھو بضع وعشرین سنۃ فولد لہ منھا قبل مبعثہ القاسم ورقیۃ وزینب وام کلثوم وولد منھا بعد المبعث الطیب والطاھر والفاطمۃ علیھا السلام حضرت عثمانؓ کا دامادِ رسولؐ ہونا جن کتب شیعہ سے ثابت ہے وہ یہ ہیں حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۸ مطبع نولکشور نہج البلاغۃ مطبع استقامۃ مصر ج ۲ ... و جلاء العیون مطبع شاہی لکھنو ص ۲۹۶ سطر ۲۱ حضرت عمر فاروق کا دامادِ علی ہونا جن کتب شیعہ سے ثابت ہے وہ یہ ... الاحکام ص ۳۸ اور فروع کافی ج ۲ جزو اول ص ۳۱ اور ص ۳۱۱ مجالس المومنین ص ۸۱ و ۸۸ و ۸۴ ان کتب میں ہر ایک ... کا ثبوت ملتا ہے لہذا بنت فاطمہ کے لئے بھی ملاحظہ ہو کتاب شیعہ تاریخ طراز ص ۴۷ تا ۹۰ پر ہے کہ بنت فاطمہؓ جناب ام کلثومؓ حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھیں جن سے زید نامی فرزند بھی پیدا ہوا۔ اور اصول کافی ص ۲۷۸ پر بھی یہ مسئلہ موجود ہے ایک اور بات بھی سنتے جایئے کہ جب جنازہ اہلسنت کا ہو تو شیعہ یہ کہے کہ اے اللہ اسے جہنم میں داخل کر اور اسکی قبر کو آگ سے بھر دے اور اسکے پیٹ کو آگ سے بھر دے یہ مسئلہ کتب ذیل میں موجود ہے فروع کافی ج اول ص ۱۰۰ سطر ۹ تحفۃ المومنین ص ۵۹ تحفۃ العوام ص ۳۱۷ سطر ۱ نیز دیگر کتب میں بھی یہ مسئلہ آجاتا ہے بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور اگر اس خلاقِ عالم نے کبھی فراغت بخشی اور یہ عاجز ہندوستان سے واپس آگیا تو شیعوں کو چھٹی کا دودھ یاد دلاؤنگا اور بتاؤنگا کہ شیعہ کفر میں مرزائیوں سے بھی گیارہ نمبر بڑھے ہوئے ہیں بلکہ استاد خانہ مرزائیت کا رافضیت ہے جیسے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی متنبی قادیان نے اپنے رسالہ دافع البلاء ص ۳ پر اس حقیقت کا اقرار کیا ہے کہ میرا ایک شیعہ استاذ تھا جو تبرا اور تولا کی تعلیم دیا کرتا تھا۔

سبائی گرجاؤں میں رافضی اٹنشن کا نقشہ

اول تو منکرین قرآن قاتلان حسین امت ابن سبا یہودی اہل تشیع کو نماز کی ضرورت ہی نہیں بلکہ چار مرتبہ کسی راستہ میں ملنے والی رنڈی سے متعہ کر لینے سے نہ محض جنت بلکہ مرتبہ پیغمبری حاصل کر سکتے ہیں مگر چار مرتبہ نماز قضا کرنیکی صورت میں بھی انہیں ایک مفت کا مزہ حاصل ہے کہ سگی ماں سے عین کعبہ میں مزہ اڑاتے ہیں اور اگر نماز کی طرف متوجہ بھی ہوں تو بھی ایکٹروں اور مداریوں کو محو حیرت کر دیتے ہیں مثلاً اول تو امام اور مقتدی سب نے چونہ بدن پر ملا ہوا ننگے دھڑنگے بلا کپڑے ہوں کیونکہ شیعہ مذہب میں کپڑوں کی بجائے چونہ کافی ہے اگر تمام کو وقت آجائے تو فقط اپنی یا پرائی تھوک سے استنجا کر لیں جو تب وہیں لتھڑی رہے اور پھر آجائیں پھر جو ہمیشہ گندگی وغیرہ پر چلنے والے ہیں بر خلاف تعلیم قرآن انہیں چھوڑ کر باقی اعضاء کو ایسے پانی سے جسمیں آدھا

موت ملا ہوا ہو خنزیر کے چمڑے کے ڈول اور اسکے بالونکی رسی سے نکالتے ہوئے خوب دہو ڈالیں
پھر تمام ننگے بمع چونے بچ امام کے جو ایمان میں فرعون ہامان قارون کے برابر ہو تو تقیۃً کوئی حرج نہیں
سبائی دہر سال میں آدہمکیں اگر وقت مغرب ہو تو ہجوم ستارگان ہونے دیں تاکہ یہود سے پوری مشابہت
ہو جائے تو چونے بچ ننگے امام صاحب خنزیر کی چربی سے بھرا ہوا لباس پہنکر خوب اکڑ کر سینہ نکالکر ذکر کو
سے تھام کر خوب اٹنشن ہو جائے اور ذکر سے کھیلتا رہے تو اُسے اجازت ہے اسیطرح باقی ننگے
امام کی دبر کے پیچھے مذاکیر اور اپنے ذکر ونکو ہاتھونسے تھام کر خوب اکڑ کر اٹنشن ہو جائیں ایسے
کی انتظار میں ہیں یا کوڑی کھیل رہے ہیں اب خدا خدا کرکے تمام ننگوں نے جھُنمر مارنا ناچنا اور مکھیاں اڑانا
شروع کیں اور دبر سے تھوڑی تھوڑی ہوا اور ذکر سے مذی اور ودی بہنی شروع ہوئی حتیٰ کہ ایڑیونتک
بہ نکلی تو نہ اٹنشن میں فرق اور نہ فولادی وضو ٹوٹے اور اگر نماز جنازہ ہے تو بے وضو ہی درست ہے اور سمتِ
قبلہ ہی ضروری نہیں بلکہ قبر کی طرف منہ کرکے پڑھ سکتا ہے چاہے گنگا کی طرف ہی منہ ہو جائے اب اگر
وسط نماز میں ان تمام ننگونپر باہر سے کوئی سلام کرے تو سب گرج کرہی اسے جواب دیں تاکہ سن لے تو
بھی اٹنشن میں فرق نہ آئیگا وسط نماز میں ذکر کو تھامے تھامے اس سے کھیلنا گویا دستی مشین چلانا شروع کر دیں
تو بھی اجازت ہے اب گویا خوب وَن ٹو سٹ سٹین شروع ہوا حالت رکوع اور سجود کے وقت ایک مضحکہ
خیز نقشہ قائم ہوا اور پھر اُٹھکر بحالت سابقہ امام ذکر کو تھام کر کھڑا ہو جائے اور باقی تمام ننگے ذکر کو تھام
کر امام کے پیچھے خوب اٹنشن ہو جائیں اسیطرح تیسری اور چوتھی رکعت میں کھیل دکھائیں اور جب آخری
سجدہ سے سر اٹھانے لگیں تو کیا التحیات اور کیا سلام اور کیا دعاء بلکہ سارے ننگے مقتدی بمع چونے بچ
امام زور سے ایک ایک گوز لگا کر سبائی گرجا سے چلتے بنیں تو نماز تمام ہو گئی اور ثواب انگو ملگیا۔ یہ تمام نقشہ
نقشہ بالا جن جن کتب شیعہ سے لیا گیا۔ چار مرتبہ متعہ کرلیسے پیغمبر کا مرتبہ منہج الصادقین پارہ پنجم کی شروع وغیرہ۔ چار مرتبہ
قضا نماز پر کعبہ میں ماں کیساتھ زنا کا ثبوت تحفۃ العوام۔ کپڑوں کی بجائے چونہ کا ثبوت فروع کافی ج ۲ ص ۱۶ سطر ۱۸ استنجاء کے
لئے تھوک کا ثبوت فروع ج ۱ ص ۱۱ سطر ۲ وضو میں پیرونکا نہ دہونا انکا مشہور مسئلہ ہے۔ ڈول چمڑہ خنزیر کا ثبوت من لا یحضرہ الفقیہ
ج ۱ ص ۵ مطبع نولکشور خنزیر کے بالوں کی رسی سے پانی نکالنے اور اس سے وضو درست ہونیکا ثبوت فروع کافی
ج ۱ ص ۱۳ پیشاب و پانی ملے ہوئے کا پاک ہونا فروع ج ۱ ص ۷ سطر ۱۹ باب اختلاط ماء المطر بالبول نماز بالتقیہ
کا کفار کی رسی پڑھنے کا ثبوت تفسیر قمی ص ۹ پھر فرعون برابر امام کے پیچھے جائز ہونا کہ حضرت علی نے خلفاء
ثلاثہ کے پیچھے نماز پڑھی حق الیقین ص ۲۴۲ جلاء العیون ص ۱۸۱ اور وہ حضرات عند الشیعہ فرعون ہامان قارون کا
مرتبہ رکھتے ہیں حیات القلوب فارسی ج ۳ ص ۲۰۲ رات سیاہ کرکے مغرب پڑھنا مشہور بات ہے

خنزیر کی چربی و شراب لگے کپڑے سے نماز کا جواز من لا یحضرہ الفقیہ صد نماز میں ذکر سے کھیلنے کا ثبوت استبصار ج ۱ صد ۲۰۵ ستر عورت کے لئے فقط آگے ہاتھ رکھنا کافی ہے فروع جز ۲ صد سطر ۱ کتاب الزی التجمل چھوٹی موٹی ریح سے وضو وغیرہ میں فرق نہ آنیکا ثبوت [فرو]ع کافی مطبع نولکشور صد ۱۱ ج ۱ سطر ۱۲ کتاب الطہارۃ باب ما ینقض الوضوء و ما لا ینقض نماز جنازہ بغیر وضوء [ثبو]ت فروع کافی صد ۹۳ ج ۱ نماز جنازہ قبلہ کو پیٹھ اور گنگا کو منہ کی صورت میں بھی درست ہونیکا ثبوت جامع [عباسی] یوسفی صد ۲۵ ج ۲ حالت نماز میں بلند آواز سے جواب سلام دینیکا ثبوت حق الیقین اردو صد ۴۰۸ سطر ۳ [سجدہ] آخیرہ سے اٹھنے کے بعد خود بخود وضوء توڑ دینے احداث کرنے سے قبل التشہد سلام و دعا نماز تمام ہونیکا ثبوت استبصار ج ۱ صد ۱۷۳ سطر ۱۹ اور شیعوں کے لئے رافضی کا لقب عطیہ کردگار ہے قال ابو عبد اللہ الرافضۃ قال قلت نعم قال لا واللہ ما سموکم بل اللہ سماکم فروع کتاب الروضہ صد ۱۶ ج ۳۔

طعن جنگِ احد کا جواب

فرقہ شیعہ سبائیہ علیہا الطرد والہاویہ علمائے اسلام کو خابیدہ پا کر اہلسنت والجماعت کی ناواقف بھیڑوں میں یہ پروپاگنڈہ کر رہا ہے کہ جنگ احد میں خلفاء ثلثہ راشدہ جناب صدیق اکبر و فاروق اکبر و عثمان بلند اختر العیاذ باللہ فرار کر گئے بھاگ گئے لہذا خلافت کے مستحق نہیں ہو سکتے؟

جواب۔ وقت اور قرطاس مساعدت نہیں کرتا ورنہ اس طعن پر بہت کچھ لکھنے کا شوق تھا خیر کچھ تفصیلاً نہیں تو اجمالاً عرض کر دیتا ہوں۔ اوّل یہ دیکھنا چاہیئے کہ تینوں خلفاءؓ پر یہ الزام کہانتک درست ہے دوئم یہ کہ بموقعہ جنگ یا بلا جنگ کفار سے بھاگنا کفر یا عزل عن الخلافت و امامت یا نبوت کا باعث بھی ہے یا نہ تیسرا یہ کہ آیا شیعہ مذہب میں تو کسی امام یا نبی کا بھاگنا ثابت نہیں اگر ہے تو اسکا جواب شیعوں کے پاس کیا ہے۔ پہلا امر کہ تینوں خلفاء فرار کر گئے تو یہ سیاہ جھوٹ بلکہ بہتان ہے کیونکہ بخاری شریف صد ۵۷۹ ج ۱ پر ہے کہ جنگ احد کے موقع پر جناب صدیق اکبر و فاروق اعظمؓ سرکار رسالت مدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش رہے اور ابو سفیان کو جو ابھی مسلمان نہ ہوا تھا بالفاظ لَنَا مَوْلًا وَلَا مَوْلٰی لکم سیدنا فاروق اعظم ہی نے جواب دیا۔ بلکہ لوگوں کے قتل محمدؐ والے سراپا بہتان کا ازالہ بھی فوراً پہاڑی پر چڑھکر جناب حجۃ الاسلام حضرت عمرؓ نے کیا جیساکہ در تفسیر منثور جز ثانی صد ۸۸ پر ہے فصعدت الجبل الخ اور پہاڑی پر چڑھنا خاصکر پیغمبر علیہ السلام سے دفع بہتان کی خاطر فرار نہیں کہلاتا جیساکہ کتاب شیعہ جامع عباسی

اردو ص۱۷ ج ۲ پر ہے کہ بموقعہ جنگ اونچی جگہ چڑھنا بھاگنا نہیں کہلاتا لہذا درمنثور جز و ثانی ص۸۹ والے
فقرے ففرہرت حتے صعدت الجبل اور تفسیر کبیر ص۲۳ ج ۳ سطر۸ والی عبارت ومن المنہزمین عمر
الا انہ لم یکن فی اوائل المنہزمین ولم یبعد بل ثبت علی الجبل الی اصعد النبی صلعم میں جو لفظ
انہزام اور فرار کا ہے یہ اسی پہاڑی پر تیز دوڑکر چڑھنے سے عبارۃ ہوکر باقرار جامع عباسی فرار نہیں کہلا
باقی رہے حضرت عثمان تو انکے متعلق بھی اول تو لفظ انہزام اور شکست کا آیا ہے جیساکہ تفسیر کبیر ص۲۳ ج ۳
پر ہے ومنہم عثمان انہزم مع رجلین من الانصار مگر فتح شکست اللہ کے اختیار میں ہے کہ جو
انبیاء علیہم السلام بھی باہر نہیں ہیں اور نہ یہ باعث عیب ہے اور اگر کہیں لفظ فرار ہے بھی تو بمعنی انہزام
ہے اور اگر یہ فعل اضطراری کچھ اللہ کو اپنے دوست حضرت عثمان کا ناپسند بھی گذرا تو اُسے بخش اور معاف بھی
کر دیا جیساکہ بخاری شریف مطبع میرٹھ ص۵۲۳ ج ۱ پر ہے کہ ایک مصری نے حضرت عبداللہ ابن عمر پر یہی طعن پیش
کیا تو آپنے فرمایا فاشھد ان اللہ عفاعنہ وغفرلہ خاصکر شیعہ مذہب میں ہے کہ جو شخص دو شخصوں سے بھاگے
وہ بھاگا اور جو تین شخصوں سے بھاگے وہ نہیں بھاگا ملاحظہ ہو فروع کافی مطبوعہ لونکھنؤ کتاب الجہاد ص۲۶۱ ج ۳
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان یقول من فر من رجلین فی القتال عن الزحف فقد
فر ومن ثلثۃ فی القتال من الزحف فلم یفر توجب جنگ اُحد میں تین کجا بلکہ لاکھوں کفار مقابلہ میں تھے
توحسب قول امام جعفر صادق حضرت عثمانؓ مفرور نہ ہوئے۔ دوسرا امر اگر فرار من الزحف ثابت ہو بھی جائے
تو بھی عند الشیعہ کبیرہ ہے کفر نہیں جیساکہ کتاب شیعہ صافی شرح اصول کافی جز و چہارم ص۱۷ پر بالوضاحت
ثابت ہے۔ تیسرا امر۔ اگر فرار کوئی واقعی سنگین جرم ہے تو شیعہ مذہب میں پیغمبر علیہ السلام بھی اسکے مرتکب
ہوئے ہیں تو عیاذاً باللہ شیعوں کے نزدیک آپ سے بھی منصب نبوت جاتا رہا جیساکہ کتاب شیعہ مجالس المومنین
مؤلفہ شوستری مجلس سوم ترجمہ مقداد ص۸۹ مطبوعہ طہران پر ہے اگر او (نبی) بوقت عجز بغار فرار نمود ایں
(علی) بوقت منع وعجز درخانہ بر روئے خود فراز کرد اگر نبی دختر بعثمان داد ولی (یعنی علی) دختر بعمر
فرستاد۔ اسیطرح شیعوں کے پروردگار جرار کرار صاحب ذوالفقار کا حال ہے کہ جنگ تو کجا اکیلے آدمی سے ڈر
کر بھاگ نکلا اور مانند جنین در رحم پردہ نشین ہوا اور اپنی عورت برابر بھی نہ ٹھیر سکا آخر جناب فاطمہؓ نے آکر آپکے
فرار پر مہر تصدیق ثبت کی اور فرمایا حق الیقین فارسی ص۱۲۵ پر ہے کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ ومثل
خائناں درخانہ گریختۂ۔ دوسرے حضرات تین دن بعد واپس تو آگئے مگر شیعوں کے پروردگار چھ ماہ بعد
مشکل سے تشریف لائے اور آنا بھی ایسا مبارک ہوا کہ جسے فرعون ہذہ الامت شیعہ مذہب نے کہا ہے اسکی
بیعت شروع کر دی جیساکہ قصہ بیعت حق الیقین اردو ص۲۲۱ پر ہے اور کہیں بھاگ نہیں سکے تو رسیمان سے

گھسیٹے گئے جیساکہ حق الیقین صہ ۱۰۳ سطر ۹ پر ہے تو شیعہ مہاشے بتائیں کہ جب جناب علیؓ کا بھاگنا بھی ثابت ہوگیا تو یہ کیسے خلیفہ حق ہو سکتے ہیں ہاں اتنا فرق ہے کہ دوسرا اگر کوئی بھاگا تو مقام جنگ اور لاکھوں مسلحہ فوج سے بھاگا مگر تمہارا پروردگار جناب علی بلا جنگ و حرب ایک نہتے اکیلے آدمی سے بھاگ نکلا [illegible] اماموں کے نزدیک پھر بھی انکی بہادری میں فرق نہیں آیا شرم شرم یہ تو شیعوں کے ابو الائمہ تھے [illegible] اجردو سُرکی سنئے امام حسنؓ نے یہ بہادری کی کہ عندالشیعہ مسلّم کا فر علی قیاس نفسہم امیر معاویہؓ سے صلح [illegible] حریمنؓ کو خود کوفی شیعوں نے کربلا میں مظلومانہ شہید کردیا امام زین العابدین نے یزید کی غلامی [illegible] لے جان بچائی جیساکہ معتبر کتاب شیعہ فروع کافی کتاب الرضہ صہ ۱۱۱ میں ہے باقیوں نے بھی اسی طرح تقیہ میں زندگئیں بسر کیں حضرت منتظر امام مہدی قرآن چھپا کر تیرا سنہ ۱۳ سو سال کا بھاگا ہوا آجتک واپس نہ آسکا بلکہ جنگ کجا جبتک اپنا سایہ اسکے ساتھ ہے قیامت تک نہیں آئیگا سبحان اللہ کیسے بہادر امام ہیں کہ جنکی امامت کے وقت کی فتوحات ایک انچ بھی کہیں ثابت نہیں دینی تبلیغ انکی یہ تھی کہ دین چھپنا فرض ہے بلکہ جو بھی دینی بات ظاہر کرے وہ خدا کے ہاں ذلیل ہے پھر خدا معلوم کس چیز کے امام تھے اور انکی کس بات پر شیعوں کو ناز ہے اور اگر قلعہ خیبر پر ناز ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ وہ تو معجزہ رسول سے فتح ہوا تھا صکر پہلا حملہ بھی اسپر جناب صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ نے کیا جیساکہ حق الیقین فارسی صہ ۱۶۵ سطر ۱۲ پر ہے اور باقر مجلسی اصفہانی کا مفر شکست خوردہ واپس آنیکا الزام لگانا اسکے مجلسی سبائی ایمان کی ایجاد ہے کیونکہ عقل باور ہی نہیں کرتی کہ جنکے نام سے روم ایران لرزاٹھے انہوں نے خیبر کو نہ ہلا دیا ہو۔ اور ہلے ہوئے قلعہ کو فتح کرنا تو بند ہے چور کو تھپڑ رسید کرنیکے مرادف ہے جسمیں کوئی بہادری نہیں لہذا شیعہ تیرا سو سال کے بھاگے ہوئے مہدی کا نام مانیں کہ آئندہ ایسے احمقانہ پروپگنڈہ سے باز آئیں ورنہ من شاء المزید فلیطالع رسالتی ابطال المطاعن ۱۲

حضرت امیر عمرؓ سے بہتان قرطاس کا ازالہ

سبائی ایجنٹوں نے جناب حجۃ اللہ علی العالمین امیر المومنین خلیفہ ثانی حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ پر یہ بہتان تراش رکھا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام جناب علیؓ کی خلافت تحریر فرماتے تھے حضرت عمرؓ سے کاغذ قلم دوات طلب فرمائی تو انہوں نے نہ دی بلکہ یہ کہا رسول اللہ ہذیان کہتا ہے اور ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے لہذا عمر کیسے خلیفہ حق ہو سکتا ہے ۱۱

جواب) جھوٹو نپر خدا کی لعنت باقر مجلسی اور اُسکے چیلوں کی پہلی بسم اللہ ہی غلط بلکہ کتب اہل اسلام میں اُلٹا یہ موجود ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی مرض الموت میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تحریر فرماتے تھے جیساکہ مشکوٰۃ شریف ص۵۵۵ پر واضح الفاظ میں موجود ہے ہاں یہ طعن کرنیسے اتنا پتہ چل گیا کہ خم غدیر کے موقع پر جناب علی خلیفہ مقرر نہیں ہوئے تھے اور عید غدیر منا کر شیعہ خواہمخواہ ہی شیخ چلی کے سے پلاؤ پکاتے ہیں۔ باقی رہا یہ دعوی کہ پیغمبر علیہ السلام نے کاغذ قلم دوات حضرت عمرؓ سے طلب فرمائی تو یہ بھی جھوٹ ہے بلکہ آپ نے جمیع حاضرین سے کہ جنمیں علیؓ عباس اور گھر کی عورتیں وغیرہ بھی شامل ہیں کاغذ قلم دوات طلب فرمایا جیساکہ بخاری شریف ص۴۲۹ ج اپر موجود ہے فقال ایتونی بکتف اکتب لکم کتابا یعنے حضور صلعم نے فرمایا کہ کتف لاؤ تاکہ میں تمہیں ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ جسکے بعد تم راہ حق کو نہ گم کرو دیکھئے ایتونی صیغہ جمع مذکر مخاطب بولکہ پیغمبر علیہ السلام جمیع حاضرین سے کتف طلب فرما رہے ہیں نہ فقط حضرت عمرؓ سے اور اُنسے طلب ہی کیوں فرماتے جبکہ وہ انکا گھر ہی نہ تھا کہ جسمیں قلم دوات طلب کی گئی بلکہ حضرت عائشہ کا حجرہ تھا جیسا کہ بخاری شریف ج ا ص۳۸۲ پر ہے اور پھر اگر قریب تھا تو حضرت علی کا گھر تھا لہذا اگر خاص طور پر طلب فرماتے تو اُنسے طلب فرماتے نہ اُنسے کہ جنکا گھر بعید تھا بہر حال نقل و عقل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت عمرؓ سے پیغمبر علیہ السلام نے قلم دوات طلب نہیں فرمائی مگر اسکا کیا جواب ہو گا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تین دن زندہ رہے اور حضرت علی باوجود قریب البیت ہونیکے بھی انکی تعمیل حکم نہ کرسکا خاصکر بقول شیعہ خلافت بھی انہیں کی تحریر ہونی تھی اور ادھر حکم رسول بھی تھا لہذا اگر باقی سب صحابہ مخالف تھے تو انپر لازم تھا کہ چھپے یا ظاہر ضرور لکھوا لیتے تاکہ یوم السقیفہ یہی تحریر پیش کرکے خلیفہ بلا فصل بن جاتے مگر یہ سب کچھ نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ تحریر ہی سرے سے ضروری نہ تھی بلکہ ایک امتحانی مخاطبہ تھا۔ کہ جسمیں حضور صلعم نے حضرت عمرؓ کی رائے سے اتفاق فرمایا ورنہ آپ پر کتمان حق اور وحی کا الزام عائد ہو گا حالانکہ جماعت انبیا اس سے بالاتر ہے اور اگر ضروری تحریر تھی یا وحی الہی تھا اور کاغذ دوات نہ لانیوالا خواہمخواہ ہی مجرم ہے تو اس جرم کے مرتکب حضرت عمرؓ سے اہلبیت جو ہر وقت بیچ میں رہنے والے تھے یا حضرت علی کہ جنکا گھر باقی صحابہ کی نسبت قریب تھا بڑھکر ہیں اور اگر نہیں تو کوئی بھی مجرم نہیں لہذا شیعوں کا یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ سے کاغذ اور دوات حضور صلعم نے طلب فرمائی باطل ہوا۔ نیز شیعوں کا یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے العیاذ باللہ حضور صلعم کی طرف ہذیان کی نسبت کی تو یہ بھی جھوٹ اور افترا ہے بلکہ بخاری شریف ج ا ص۴۲۹ پر یوں موجود ہے فقالوا مالہ اھجر استفھموہ یعنے حاضرین نے کہا کہ حضور کا کیا حال ہے کیا آپ دنیا سے ہجرت فرمانے لگے ہیں آپ سے دریافت تو کرلو۔ اور اس عبارت میں قالوا بصیغہ جمع مذکر غائب موجود ہے لہذا پہلی جہالت

توشیعوں کی یہ ہوئی کہ صیغہ جمع سے ایک شخص واحد حضرت عمرؓ مراد لے لیا اور گز بھر صیغہ جمع کو بوچھ سمیت ہضم کر گئے دوسری جہالت یہ کہ ہجران کا معنی برخلاف عربیت بلکہ برخلاف سباق و سیاق ہذیان لکھ مارا حالانکہ ہجر بمعنی ہذیان کیا جائے تو آگے استفہموہ کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا کیونکہ شیعوں کے ماسوئی کوئی عقلمند بھی نہیں ملیگا کہ پہلے کسی کو مخبوط الحواس اور مجنون سمجھ لے اور پھر اس سے اسکے ہذیان کا مطلب پوچھنے لگے بہر حال صیغہ استفہموہ نے بتا دیا کہ اہجر کا معنے وہی دار دنیا سے جدا ہونیکا ہی ہے نہ کچھ اور علاوہ بریں اگر ہجر بمعنی ہذیان بھی کفرض المحالات تسلیم کر لیا جائے تو بھی خصم کو مفید نہیں کیونکہ اہجر میں ہمزہ استفہام انکاری موجود ہے کہ جس سے نفی ہذیان مفہوم ہو رہی ہے۔ معنی یہ ہوگا کہ کیا حضور صلعم کوئی ہذیان فرما رہے ہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہوش ہواس سے فرما رہے ہیں ذرا دریافت تو کر لو بہر کیف حضرت عمرؓ تو ویسے ہی اس مقولہ کے قائل نہ تھے باقی رہے قائلین تو چونکہ ہجر بمعنی ہذیان ثابت نہیں ہوا اگر ہوا تو بوجہ ہمزہ استفہام منفی ہو گیا لہذا وہ بھی اس سے بری ہو گئے۔

حسبنا کتاب اللہ

اول تو اکثر روایات میں حضرت عمرؓ کا یہ مقولہ ہی نہیں شمار ہوا۔ دوم حضرت عمرؓ نے جب یہ خیال فرمایا کہ اللہ کا دین اور قرآن مکمل ہو چکا ہے کہ جس پر آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ شاہد ہے اور حضور صلعم کا یہ حکم بطور وحی الہی اور وجوب نہیں بلکہ بطور مشورہ ہے تو آپ نے بھی بطور رای اور مشورہ عرض کر دیا کہ یارسول اللہ آپ تحریر قرطاس کی تکلیف نہ فرمائیں بلکہ کتاب اللہ کو ہمارے لئے کافی سمجھیں جس پر حضور صلعم نے حضرت عمرؓ سے موافقت ظاہر فرمائی اور تحریر قرطاس پر زور دینے والوں کو ڈانٹ دیا چنانچہ بخاری شریف ج ا صد ۴۲۹ پر ہے ذرونی الذی انا فیہ خیر مما تدعونی ای الی تحریر القرطاس اور اگر قرآن کو کامل مکمل کتاب جاننا ہی جرم ہے تو اللہ تعالی پہلے ہی سے اس کا مجرم ہے ارشاد ہوتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا نیز حضرت علی بھی اس جرم سے باہر نہیں نہج البلاغۃ مصری ج ۲ صد ۸۶ پر ہے وَاللّٰہَ وَاللّٰہَ فِی الْقُرْاٰنِ نیز کتاب مذکور ج ۲ صد ۳۳ پر ہے فاوصیک بالاعتصام بحبلہ اور جلد ۲ صد ۴۲ پر ہے ومن اتخذ قول اللہ دلیلاً ھُدِیَ دیکھئے کہ حضرت علیؓ نے بھی ہدایت کے لئے قرآن کو کافی قرار دیا لہذا انکے قول سے اگر انکار بالسنۃ لازم نہیں آئیگا تو حضرت عمرؓ کے حق میں کیونکر مفہوم مخالف لیا جاسکیگا اور اگر بربنائے نیک نیتی و بربنائے مصلحت مشورہ دینا رسول اللہ کی نافرمانی ہے تو حضرت علی حسب روایت مذہب شیعہ یقیناً منکر رسول ہیں چنانچہ جنگ حدیبیہ کے موقع پر حضور صلعم نے فرمایا یا علی محو کن آنرا مگر حضرت علیؓ نے پیغمبر علیہ السلام کو صاف جواب دیا کہ ہرگز محو نخواہم کرد حضرت رسولؐ بدست خود

انکار محو کردو۔ اب شیعہ بتائیں کہ حضرت علیؓ کا یہ فعل اگر مصلحت پر محمول ہو کر رد قول رسولؐ نہیں کہلا سکتا تو جناب حجۃ اللہ حضرت عمرؓ کو کیونکر الزام دیا جا سکتا ہے۔

چند دیگر جھوٹے مطاعن کا مختصر جواب

جبکہ شیعوں نے بہتان فدک میں کامیابی نہ دیکھی کیونکہ باغ فدک خود حضرت علیؓ نے بھی ورثاء فاطمہؓ کو واپس نہ دیا جیسا کہ فروع کافی مطبع نولکشور کتاب الروضہ ج ۳ صـ۲۹ سطر ۷، ۲ پر ہے لَوْ رَدَدْتُ الفدك الی ورثة فاطمة لَتَفَرَّقُوا عَنِّیْ اَوْ لَتَفَرَّقَ عَنِّیْ جُنْدِیْ تو ناراضگی جناب فاطمہؓ کا طعن نکال لائے مگر جب کتاب شیعہ جلاء العیون اردو صـ۱۵۷ پر دکھا دیا گیا کہ جعفر طیار کی کنیزک کے دامن میں حضرت علیؓ کے سر رکھنے اور جلاء العیون اردو صـ۱۸۶ سطر ۲ پر دکھا دیا گیا کہ ابوجہل کی لڑکی سے خطبہ کرنے سے جناب فاطمہ حضرت علیؓ پر بھی ناراض ہو گئی بلکہ حق الیقین اردو صـ۲۵۵ سطر ۱۱ پر جناب فاطمہؓ کی ناراضگی کے یہ لفظ کہ مثل اس جنین کے جو رحم میں ہو پردہ نشین ہوئے اور خائنوں کی طرح گھر میں بھاگ آئے ہو۔ دکھا دیئے اور شرح نہج البلاغۃ میثم بحرانی مطبوعہ طہران ج ۳۵ سے فَرَضِیَتْ بِذٰلِكَ وَاَخَذَتِ الْعَهْدَ عَلَيْهِ بِه یعنی جناب فاطمہؓ بالفرض ناراض بھی ہوئی تو راضی ہو گئی دکھا دیا گیا۔ تو ایک اور طعن نکال لائے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کہا اقیلونی فلست بخیرکم وعلی فیکم مگر جب حاشیہ نہج البلاغۃ ج ا صـ۲۷ سے اسکا بے اصل ہونا بھی دکھا دیا گیا تو جھٹ سے کہا گیا کہ صواعق محرقہ مصری صـ۷ پر ہے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ ان الشیطان یعترینی جسکا معنے حق الیقین فارسی مطبع جعفریہ لکھنو صـ۱۳۳ پر باقر مجلسی شیعہ نے یوں کیا ہے کہ مرا شیطانی ہست کہ عارض من میشود ۱۲ مگر جب یہ کہا گیا کہ عروض شیطان کا مطلب بغیر شک و وسواس ڈالنے کے اور کوئی نہیں نکلتا اور شیطانی وسوسہ سے حضرت آدم علیہ السلام بھی نہیں بچا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا اور حق الیقین اردو صـ۸۳۵ مطبع لاہور میں ہے کہ خدا کی قسم وسوسہ محض ایمان ہے نیز اسی کتاب کے صفحہ ۸۴۳ پر ہے کہ وسوسہ کا مواخذہ نہیں ہوگا لہذا حضرت صدیق اکبرؓ پر یہ اعتراض غلط ہے تو فوراً کہدیا کہ حضرت صدیقؓ نے جیسا کہ ترمذی میں ہے نفاق کا اقرار کیا ہے تو جب عرض کیا گیا کہ ترمذی شریف ج ا صـ۱۴۷ پر جو حنظلہ اسدی کی روایت ہے وہاں بھی فقط نسیان اور وسواس کو نفاق سے تعبیر کیا گیا ہے ورنہ جو واقعی منافق ہوتا ہے وہ کیسے اپنے نفاق کا اظہار کرتا ہے اور رسول اللہ صلعم کے پاس بطور استعلاج جاتا ہے بھلا چور کیسے انسپکٹر پولیس کے پاس جا کر اپنے چور ہونیکا اقرار کرتا ہے بلکہ یہ بندگان خدا کا منصب ہے کہ اللہ کے ہاں انکا کتنا ہی قوی اور وزنی ایمان ہو مگر اپنے آپ کو ضعف

الایمان شمار کرتے ہیں بلکہ نیکیوں کو برائیاں اور ایمان کو خلاف واقع نفاق سے تعبیر کر دیتے ہیں لہذا ایسی روایتوں پر اعتراض کرنا ایمان سے معرا لوگوں کا کام ہے فاسکر اسی مضمون کی روایات خود شیعہ کتب میں بھی موجود ہیں مثلاً حق الیقین اردو صـ۸۳۴ اور اصول کافی مطبوعہ لکھنو صـ۵۷ تو پھر حضرات شیعہ ان روایات کا کیا جواب دینگے تو فوراً کہدیا کہ چلو یہ اعتراض جھوٹا ہے مگر حضرت عمرؓ نے باللہ انا من المنافقین کہکر تو اپنے نفاق کا اقرار کر لیا تو جواب یہ دیا گیا کہ میزان الاعتدال مؤلفہ علامہ شمس الدین ذہبی ج ا صـ۳۶۵ سطر ۲۲ الزاء پر اگرچہ یہ روایت موجود ہے مگر اسے خود اسکے ناقل یعقوب سفوی نے ھذا محال اخاف اَنْ یکون کذبا کہکر جھوٹا قرار دیدیا ہے اور اگر صحیح بھی ہوتی تو بھی بوجہ احتمال استفہام انکاری شیعوں کو مفید نہ ہو سکتی بلکہ حق الیقین اردو صـ۸۱۲ میں لکھا ہے کہ تقیہ سے کفر کا کلمہ کہدینا بھی جائز ہے۔ لہذا شیعوں کے ایمان کا کیا کہنا کہ خود تو کفر بکتے رہیں مگر سالمیٔ ایمان میں فرق نہ آئے لیکن وزیر رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر جھوٹی روایت کی بنا پر حملہ کرنے سے نہ شرمائیں خذلہم اللہ فی الدارین نیز مسلم شریف ج ۲ صـ۹۱ کی عبارت فرئیتمانی کاذبا آثما غادراً خائناً سے یوں دہوکہ دیتے ہیں کہ عباسؓ اور علیؓ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو یوں سمجھتے تھے تو حضرت عمرؓ نے انہیں ایسا کہا (جواب) یہ ہے کہ یہاں ہمزہ استفہام انکاری مقدر ہے کہ کیا تم ہمیں ایسا دیکھتے ہو یعنے نہیں دیکھتے اسپر دلیل یہ ہے کہ اگر واقعی حضرت عباسؓ اور علی بھی ایسا سمجھتے تو جواب نعم سے دیتے مگر نہیں دیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسا نہیں سمجھتے تھے اور حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ زاجرانہ تھے اور ایسے تھے جیسے بادشاہ اپنی رعایا یا والد اپنے لڑکے یا استاذ اپنے شاگرد کو بوقت غصہ کہہ گذرتا ہے مگر مفہوم مطابقی مراد نہیں ہوتا جیسا کہ حق الیقین فارسی صـ۱۲۵ سطر ۱۲ پر جناب فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو پردہ نشین جھگڑا خائب اور خاسر کہہ ڈالا ارشاد ہوتا ہے کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدۂ ومثل خائبان درخانہ گریختہ مگر پھر بھی شیعہ انکی فرضی عارضی امامت اور عصمت میں شک نہیں رکھتے لہذا حضرت عمرؓ کے ایمان اور خلافت پر کیونکر طعن کرتے ہیں لعنہم اللہ فی الدارین - من شاء المزید فلینظر رسالتی ابطال المطاعن - ۱۲

نیز رحمی شرح طبری مطبوعہ ایران صـ۹۵ ج ۶ قالت لامیر المومنینؑ یا ابن ابیطالب اشتملت شملۃ الجنین وقعدت حجرۃ الظنین ۱۲

نذر عقیدت

میں اپنی اس ناچیز دماغی کاوش کو اپنی انتہائی عقیدت و تمنائے دلی کیساتھ استاذنا المکرم استاذ العلماء حضرت مولنا مولوی محمد عبد الخالق صاحب قبلہ صدر المدرسین بدار العلوم نعمانیہ ملتان کے اسم گرامی سے منسوب کرکے فخر و سرخروئی حاصل کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

عقیدت کیش۔ العبد المذنب الاواہ سید غلام حسن شاہ مظفر گڈھی ثم پرھاروی

تاریخ اتمام تالیف ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۸ فروری ۱۹۳۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تکملہ مفیدہ کشف الغطاء

شیعہ اور قرآن

جبکہ ابتداء رسالہ ہذا میں شیعوں کی موجودہ قرآن اور اُسکے حاملین سے دشمنی آپ ملاحظہ فرما چکے تو پھر یہ بھی دیکھ[illegible] قرآن پاک نے شیعوں کے مذہبی عنوان لفظ شیعہ کے کیا کیا معنونات اور مصادیق بیان کرکے شیعوں سے اپنی بیزاری کا ا[illegible]

(۱) اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا۔ ترجمہ بیشک فرعون نے زمین میں غرور کیا اور ساکنان زمین کو شیعہ بنا ڈالا (توضیح) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرعونی لشکر کو شیعہ کہا لہذا شیعوں کو مبارک ہو۔ (۲) اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ پارہ ۸ پاؤ ۲ یعنے جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور شیعہ ہو گئے اے رسول پاک آپکا اُنسے کوئی تعلق نہیں (توضیح) تفسیر شیعہ عمدۃ البیان مؤلفہ عمار علی ج ۱ ص ۳۷۹ میں لکھا ہے کہ یہاں شیعہ کا لفظ یہود و نصاریٰ پر بولا گیا ہے۔

(۳) قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا۔ یعنی اللہ قادر ہے کہ تمہارے اوپر اور نیچے عذاب بھیج دے یا تمہیں شیعہ شیعہ کر کے آپس میں لڑا دے (توضیح) عمدۃ البیان میں ہے کہ اس آیت میں شیعہ شیعہ کا لفظ شریروں فتنہ بازوں اور فسادیوں پر اطلاق ہوا ہے (۴) وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا یعنے اے لوگو تم ایسے مشرکوں بت پرستوں سے نہ ہو کہ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور تھے وہ بہت سے شیعہ۔ (توضیح) عمدۃ البیان ج ۳ ص ۱۳ میں ہے کہ اس مقام پر شیعہ شیعہ مشرکوں بت پرستوں دشمنان دین یہود و نصاریٰ پر اطلاق ہوا ہے (۵) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پارہ ۱۴ پاؤ ۱ یعنی اے میرے حبیب آپ سے پہلے بھی ہمنے شیعوں میں رسول بھیجے اور کوئی رسول انکے پاس نہ آیا مگر اس سے ٹھٹھہ مخول کرتے رہے (توضیح) عمدۃ البیان ج ۲ ص ۱۷۴ میں ہے کہ اس آیت میں لفظ شیعہ ان لوگوں پر اطلاق ہوا ہے جو خدا کے پیغمبروں اور رسولوں سے ٹھٹھہ مخول کیا کرتے تھے۔ (۶) كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ترجمہ ایسا کیا گیا اگلے شیعوں کے ساتھ بیشک وہ شک و ریب میں تھے۔ (توضیح) عمدۃ البیان جلد ۳ ص ۹۳ میں لکھا ہے کہ یہاں شیعہ ان کافروں کو کہا گیا ہے۔ جو خانہ کعبہ گرانے آئے تھے اور جن پر عذاب نازل ہوا (۷) وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ پارہ ۲۷ پاؤ ۲ یعنی ہمنے ہلاک کیا ہے اگلے شیعوں کو اور اشیاع جمع شیعہ کی ہے (توضیح) عمدۃ البیان ج ۳ ص ۳۳ پر ہے کہ یہاں شیعہ اگلے کافروں کو کہا گیا ہے

(۸) فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا۔ ج پارہ ۱۶ پاؤ ۲ یعنے سو قسم ہے آپ کے رب کی کہ ہم ان کافروں کو ضرور شیطانوں کے ساتھ جمع کرینگے اور پھر جہنم کے گرد انہیں اس حالت میں جمع کرینگے کہ گھٹنوں کے بل ہونگے اور پھر جدا کرینگے کل شیعوں سے ان

لوگوں کو جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سرکشی کرتے تھے (توضیح) تفسیر شیعہ عمدۃ البیان ج ۲ ص ۲۱۶ پر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے ہم اس شیعہ کو جہنم میں ڈالینگے جو بڑا سرکش ہوگا۔ لہذا ثابت ہوگیا کہ جیسے شیعہ قرآن کے دشمن تھے قرآن کو بھی اُنسے پوری دشمنی ہے کیونکہ کہیں بھی انکو نیکوں اور مسلمانوں سے شمار نہ کیا بلکہ کفار مشرکین ...داز فسادیوں یہود نصاری سرکش شیطان منش گروہ سے شمار کرتا چلا آیا۔ لہذا شیعونکو قرآن سے تعلق دینا یا انہیں ...ان تصور کرنا ایک کھلی ہوئی حماقت ہوگی اور حقیقت اسلام سے جہالت کا بین ثبوت ہوگا۔

…مغالطہ (۱) هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ یعنی یہ ایک اُسکے شیعہ سے اور دوسرا اسکے دشمنوں سے (جواب) اگر شیعہ کا یہ کہنا کہ یہاں شیعہ حضرت موسیٰ کے دوست کو کہا گیا ہے بشہادت قرآن باطل ہے ہاں دوست نما دشمن ہو تو ...ئی بعید نہیں چنانچہ اس آیت سے ذرا آگے قرآن پر نظر کرنیسے پتہ چلتا ہے کہ وہ شیعہ صاحب کس قماش کا انسان تھا اسکی امداد عمل شیطانی تھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ اسکی امداد کرنا اپنے نفس پر ظلم کرنا تھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اور وہ شیعہ اللہ کا مجرم تھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ اور وہ صریح بدکار اور فتنہ پرداز تھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ بلکہ اسی فتنہ پرداز نے حضرت موسیٰ پر قتل کی چغلی کھائی اور حضرت موسیٰ کو یوں خطاب کیا اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اور اسی نے حضرت موسیٰ کو جبار غیر مصلح اور مفسد کی گال نکالی اور قبطی پر بھی اُسی نے بھڑکایا مگر عقل کے اندھونکا کیا علاج کہ پھر بھی اُسے حضرت موسیٰ کا دوست کہتے ہیں مگر کیا کریں مجبور ہیں خود بھی تو اہلبیت رسول کے ایسے ہی دوست ہیں بلکہ بعض مفسرین نے تو لکھا ہے کہ یہ شیعہ وہی شخص تھا جو بعد گوسالہ پرستونکا سرگروہ قرار پایا۔ فافہم ولا تعجل

مغالطہ ثانیہ کا جواب وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ترجمہ اور البتہ اسکے گروہ سے تھا حضرت ابراہیم۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں حضرت ابراہیم پر لفظ شیعہ کا اطلاق ہوا ہے۔ لہذا ہم قدیم الزمان ٹھیرے۔ (جواب) میں کہتا ہوں کہ یہ خیال بھی شیعہ کا غلط ہے اول تو اسلئے کہ من شیعتہ اسکے گروہ میں سے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابراہیم نوح علیہ السلام کے باغی شیعونکے ہم خیال اور ہم مذہب بھی ہوں کیونکہ کسی قوم میں سے ہونے اور اسمیں متولد ہونیسے اسکا ہم خیال ہونا کوئی ضروری نہیں جیسے کہا جائے کہ وان من قریش مکۃ لمحمد یعنی قریش مکہ سے البتہ حضرت محمد صلعم ہیں تو اس سے یہ لازم نہ آئیگا کہ انکے ہم خیال بھی ہیں لہذا حضرت ابراہیم کے من شیعتہ ہونیسے انکا شیعہ ہونا لازم نہیں آتا۔ دوم تفسیر کبیر ج ۷ ص ۱۴۳ پر ہے کہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے درمیان ۲۶۰۰ سال کا فاصلہ تھا اور اس عرصہ طویل میں دو نبی حضرت ہود اور صالح علیہما السلام بھی مبعوث ہوئے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اتنے طویل عرصہ تک حضرت نوح کا گروہ زندہ رہے اور حضرت ابراہیم انسے شمار ہوں اور درمیان میں دو نبیوں کی کوئی امت بھی نہ ہو۔ لہذا یہ بات جب واضح ہوگئی کہ حضرت ابراہیم نہ گروہ شیعہ باغیہ سے بحیثیت شمار اور نہ بحیثیت مذہب قرار پا سکتے ہیں تو اب شیعت کو مشایعت سے ماخوذ کیا جائے جیسے عرب کہتے ہیں مشایعت الرحیل

ی تابعتہ‘‘ اور من شیعتہ کی تفسیر بتقلید تفسیر کبیر ج ۷ صفحہ ۱۴۳ و زمخشری کی تفسیر کشاف و جلالین صفحہ ۳۷۷ مدارک ج ۲ صفحہ ۱۰۲۴ وغیرہ من طریقتہ و دینہ یعنی یوں کہا جائے کہ حضرت ابراہیم حضرت نوح کے طریقہ دین اور اصول کے تابع تھے نہ گروہ شیعہ سے تو بالکل قرین عقل ہے۔ سوم جب قرآنِ خدا نے پورے آٹھ مقامات پہ شیعوں کو کفار اور مشرکین سے شمار کردیا تو اس ایک مقام پر ایک جلیل القدر پیغمبر کو کیسے اس گروہ سے شمار کریگا۔ چہارم جب سائن بورڈ یا عنوان مذہب بھی شیعوں اور حضرت ابراہیم کے متضاد ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کیسے فرقہ شیعہ سے شمار ہو سکینگے چنانچہ شیعوں کا مذہبی عنوان جو اللہ نے ازل سے مقرر فرمایا وہ ال رافضی ہونا ہے کتاب شیعہ فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۲ پر ہے فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام الرافضہ قلت نعم قال لا واللہ ما سموکم بل اللہ سماکم ترجمہ تو فرمایا امام جعفر صادق ؑ نے رافضی! تو میں نے کہا کہ ہاں امام نے فرمایا کہ واللہ یہ نام تمہارا مخالفون (یعنی اہلسنت) نے نہیں رکھا بلکہ اللہ نے تمہارا رافضی نام رکھا ہے۔ اب حضرت ابراہیم کا عنوان مذہب ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ کہ حضرت ابراہیم ؑ یہودی نصرانی نہ تھے بلکہ حنیف مسلمان تھے اور مشرکین سے بھی نہ تھے۔ ہذا فرق ظاہر ہے کہ شیعہ کا نام رافضی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام حنفی مسلمان تو پھر شیعوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا ہم خیال اور شیعہ کہنا ایک کھلی ہوئی حماقت ہوگی بہرحال یہ آیت بھی شیعوں کو مفید نہ ہو سکی فہذا ہو المرام فبعد ہذا البیان القولی باسلام اعداء الصحابۃ والقران مکابرۃ بغیر البرہان۔

سنت و الجماعت کا ثبوت قرآن اور کتب شیعہ سے

ثبوت اتباع سنت

لہ پارہ ۲۲ سورۃ احزاب رکوع ۸

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ۱۲ تفسیر شیعہ عمدۃ البیان ج ۳ صفحہ ۶۴ میں ہے کہ سنت طریقہ اللہ کا ہے جو اگلے پیغمبروں میں چلا آیا۔ دوسری آیت میں ہے يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ عمدۃ البیان صفحہ ۲۳ میں ہے کہ ہدایت کرے تمکو اللہ طریقے ان لوگوں کی جو پہلے تم سے مثل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے گذرے۔ (تیسری آیت میں ہے)

لہ پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۸

سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ترجمہ سنت طریقہ ان رسولوں کا ہے جو تجھ سے پہلے ہم نے بھیجے اور نہ پائیگا تو میری سنت میں تفاوت یعنی سب رسولوں میں اسطرح میری سنت کا طریقہ چلا آیا ہے عمدۃ البیان ج ۲ صفحہ ۲۸۵ میں ہے کہ نہ پائیگا تو اے محمد ؐ واسطے اس سنت اور طریقے ہمارے

سُنَّتَ اللّٰہِ سے تبدیلا تک * پارہ ۲۲ سورۃ احزاب رکوع ۸ * سُنَّتَ اللّٰہِ الَّتِی سے فی عبادہٖ تک پارہ ۲۴ سورۃ مومن رکوع آخر
سُنَّتَ اللّٰہ سے تبدیلا تک۔ پارہ ۲۶ سورۃ فتح رکوع ۳ +

کے پھر جانا۔ (چوتھی آیت) سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِنَا تَبْدِیْلًا۔ عمدۃ البیان ج ۳ صفحہ ۲۲۷ میں ہے کہ سنت طریقہ اللہ کا ہے اس کو کوئی تغیر کرنیوالا نہیں اسی طرح اور بھی بہت سی آیتیں قرآن پاک میں اس مضمون کی موجود ہیں اب شیعہ کتب کی سیر کیجئے جلاء العیون اردو ج ۱ صفحہ ۴۲ پر ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ میرے طریقہ سنت سے دست بردار نہ ہونا نیز اسی کتاب کے ج ۱ صفحہ ۹۰۵ پر ہے جناب امیر نے فرمایا کہ سنت اور طریقہ حضرت رسول کریم کو ضائع نہ کرنا نہج البلاغۃ صفحہ ۱۲۵ پر ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ خدا کو واحد اور محمد صلعم کی سنت کو ضائع نہ کرنا فروع ج ۲ صفحہ ۲۱۳ پر ہے فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی پیغمبرؐ نے فرمایا جو میری سنت سے روگردان ہوا وہ مجھ سے نہیں۔

ثبوت اتباع جماعت

مستند و معتبر کتاب شیعہ نہج البلاغۃ مصری ج ۲ صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ پر جناب حیدر کرار یوں فرماتے ہیں وَالْزِمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ ترجمہ لازم پکڑنا اور تابع ہوجانا تم سب سے بڑی جماعت کے کیونکہ اللہ کی امداد اور نصرت کا ہاتھ اسی پر ہے۔ تو جب سنت و الجماعۃ کے اتباع اور شیعوں اور رافضیوں کے مردود ہونیپر قرآن اور کتب شیعہ نے فیصلہ دیدیا تو اب ہر ایک شخص کو اختیار ہے مَنْ شاء فلیؤمن وَمَنْ شاء فلیکفر الفضل ما شہدت بہ الاعداء ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ (شعر) یہ ہی فضل میرے خداوند کا ÷ جسے چاہتا ہے کرے ہے عطاء۔

حدیث اثنا عشر خلیفۃً کا جواب

کئی دن گذرے کہ اس حدیث کو لیکر فرقہ رافضیہ ایک ٹانگ پر ناچ رہا ہے کہ لو کتب اہلسنت سے بھی ائمہ اثنا عشرہ بارہ عدد کا ثبوت ملگیا اور کہتے ہیں کہ اہلسنت والجماعۃ اگر انکار کریں تو اس حدیث کا مصداق اسطرح بتائیں کہ یزید درمیان میں نہ آئے۔ (جواب) یہ ہے کہ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف ج ۲ صفحہ ۵۵ اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۹ و ۱۰۱ پر موجود ہے مگر شیعوں کو مفید نہیں کیونکہ جہاں بھی یہ حدیث وارد ہوئی ہے اسکے الفاظ اثنا عشر رجلا کلہم من قریش یا خلفاء من قریش پائے گئے اور ائمہ کے مصداق ہونیکے لئے فقط خلیفہ اور قریش کی قید عند الشیعہ کافی نہیں بلکہ ہاشمی ہونا اور پھر علوی ہونا اور پھر فاطمی ہونا اور پھر معصوم ہونا بھی عند الشیعہ ضروری ہے اور جب یہ شرطیں موجود نہیں تو انکا مصداق ہونا بھی باطل ہوا باقی رہا یہ مطالبہ کہ پھر مصداق کون ہیں تو تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱ پر مصداق بھی اس طرح بیان کیا ہوا موجود ہے کہ یزید درمیان میں نہیں آتا باقی رہا یہ کہ یزید پر کہیں کہیں خلیفہ کا اطلاق ہوا ہے تو وہاں خلیفہ بمعنی بادشاہ ظالم مراد ہوتا ہے جیسے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو باقر مجلسی رافضی نے اپنی کتاب حق الیقین فارسی صفحہ ۱۶۲ پر خلیفہ کہا ہے مگر مراد انکی خلفاء وجودت ہے۔ حاشا جنابہما عن ذلک الا افتراء ۱۲ افقر الاماثل سید غلام حسن عصمہ اللہ من ابناء الزمن

شعر: ستبقی خطوطی فی الدفاتر برھۃ ÷ وانملتی فی التراب رمیم ÷